مباحات نماز

بلاضرورت مصلی کا دوسرے سے پنکھا جھلوانا اچھا نہیں:

سوال: نماز تراویح با جماعت ہورہی ہے اور مچھر کی کثرت اس قدر ہے کہ جب کاٹنے لگتے، اس وقت ایک قسم کی کھجلی پیدا ہوجاتی ہے، جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے؛ اس لیے پیچھے سے نابالغ لڑکے پنکھا کی ہوا دیتے ہیں، کیا یہ فعل درست ہے؟ نماز کے اندر کسی قسم کا نقص آئے گا، یا نہیں؟

الجواب

حامدًا مصلیاً، الجواب باللّٰہ التوفیق:

بلاضرورت اچھا نہیں، نیازمندی وعبدیت وانکساری کے خلاف ہے اور ضرورۃ جائز ہے، نماز میں اس سے نقصان نہیں آتا، لیکن نابالغ بچے نماز و جماعت سے محروم رہتے ہوں تو بہتر نہیں، (۱) مسجد کے برآمدہ میں، یا کھلے ہوئے صحن میں کہ جہاں مچھر کم ہوں، پڑھنا بہتر ہے کہ مسلمانوں کے نابالغ بچے نماز و جماعت کے ثواب سے محروم نہ رہیں۔
واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم (مرغوب الفتاوی:۲/۲۱۰-۲۱۱)

پائتابہ پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال: موزہ سوتی ہو، یا اونی، اس کے اوپر کپڑے کا جوتہ پہن کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ کپڑے کے جوتا سے مراد جو موزے کی حفاظت کے واسطے اکثر لوگ موزے پر پہنا کرتے ہیں اور کسی قسم کی گندگی کا شبہ نہیں ہے اور اس کو عربی و اردو میں کیا کہتے ہیں؟

---

(۱) بعض فتاویٰ میں جو یہ لکھا ہے کہ: ''اگر غیر مصلی مصلی کے پنکھا جھلے اور وہ اس پر راضی ہو تو ہمارے علماء کے نزدیک نماز فاسد ہے اور اس میں زائد احتیاط ہے؛ کیوں کہ اس صورت میں راضی ہونے کی وجہ سے مصلی پنکھا جھلوانے والا ہوجاتا ہے، ایسا ہی ''خزانہ جلالیہ'' میں ہے:

ولوروح غیر المصلی مصلیا ورضی بترویحه یفسد صلاته عند مشائخنا وهو الأحوط؛لأنه بصیر مروحاً فی الصلاة،کذا فی الخزانة الجلالیة''.

مگر یہ روایت درایت کے موافق نہیں ہے اور نہ اس کی دلیل دعوی کے مطابق ہے، ورنہ یہ لازم آئے گا کہ غیر مصلی کے جس فعل سے مصلی راضی ہو وہ مفسد نماز ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ (مجموعہ الفتاویٰ مطبوعہ میر محمد کراچی:۱/۲۴۰)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــ

حامدًاو مصلیًا،الجواب وباللّٰہ التوفیق:

موزہ سوتی خواہ اونی کی حفاظت کے واسطے جو پائتابہ یا خول کپڑے کا پہنا جاتا ہے،اس سے یقیناً نماز صحیح ہے،اس کواردو میں ''پائتابہ'' یا ''خول وغلاف'' کہتے ہیں اورعربی میں ''جورب'' ''لفافہ'' و''کرباس'' کہتے ہیں۔فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم (مرغوب الفتاوی:۲/۲۰۸)

کھلے آسمان میں نماز پڑھنا:

سوال: ہماری مسجد میں ایک شخص نے آکر کہا کہ فرض نماز کھلے آسمان کے نیچے امام کو نہ پڑھانا چاہیے؛ بلکہ چھت، یا چھجہ جیسے سائبان کے نیچے رہ کر ہی پڑھانا چاہیے،کیا یہ درست ہے؟

ھو المصوب ــــــــــــــــــــــــــــــ

فرض نماز ہو، یا نفل، یا کوئی اور کسی کے لئے چھت، یا سائبان کا ہونا ضروری نہیں ہے،کہیں بھی نماز ادا کی جاسکتی ہے،اس امت کی اہم خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے لیے ساری سرزمین سجدہ گاہ بنادی گئی ہے؛(۱) یعنی جہاں بھی پاک زمین ہو وہاں نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

تحریر:محمد ظفر عالم ندوی،تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۲/۴۵۹-۴۶۰)

نماز میں کھنکارنا:

سوال: زید امام ہے عمر مقتدی، دوران نماز کھنکارنے میں عمر کو بلغم آجاتا ہے،گلا صاف کرنے میں کچھ آواز آجاتی ہے تو کیا نماز فاسد ہوجائے گی،اعادہ لازم ہوگا؟

ھو المصوب ــــــــــــــــــــــــــــــ

نہ نماز فاسد ہوگی اور نہ نماز قابل اعادہ ہے، جب کہ مجبوراً یہ صورت پائی جاتی ہو۔(۲)

تحریر:محمد مستقیم ندوی،تصویب: ناصر علی ندوی۔(فتاویٰ ندوۃ العلماء:۲/۴۶۶)

---

(۱) وجعلت لی الارض مسجدًا.(صحیح البخاری،کتاب التیمم: ٤٨/١ (ح:٣٣٣) مکتبۃ ملت دیوبند،انیس)

(۲) قوله:والتنحنح بلا عذر ...فإن كان التنحنح لعذر فإنه لايبطل الصلوٰة بلا خلاف وان حصل به حروف؛لأنه جاء من قبل من له الحق فجعل عفوًا وإن كان من غيرعذر ولاغرض صحيح فهومفسد عندهما خلافا لأبی يوسف فی الحرفين.(البحرالرائق: ٧/٢)(كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها: ٨٠٧/٢،دارالكتب العلمية،انيس)

نماز میں بار بار تعوذ پڑھنا:

سوال: ایک شخص کو نماز میں بکثرت وسوسے آتے ہیں، اگر وہ ان کو دفع کرنے کے لیے بار بار تعوذ پڑھے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہوگا؟

الجواب

دفع وساوس کے لئے بار بار تعوذ پڑھنا مفسد صلوۃ نہیں، لہٰذا صورت مسئولہ میں دفع وساوس کے لیے بار بار ”اعوذ باللہ“ الخ پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوئی ہے۔

لما قال العلامة السيد أحمد الطحطاوی: ولو تعوذ لدفع الوسوسة لاتفسد مطلقًا ولو لدغته وأصابه وجع فقال: بسم الله، لا تفسد وعليه الفتوىٰ، كما فی النصاب وفی قوله: وتعوذ لدفع الوسوسة لا تفسد مطلقاً، نظر، إذ لافرق بينها وبين الحوقلة. (۱) (فتاویٰ حقانیہ: ۲۳۰/۳)

زیرناف بال نہ مونڈنے والے کی نماز بھی درست ہے:

سوال: جو شخص زیرناف کے بال نہ مونڈے، اس کی نماز صحیح ہے، یا نہیں؟

الجواب

نماز صحیح ہے؛ لیکن یہ فعل برا ہے اور چالیس دن سے زیادہ موئے زیرناف کو باقی رکھنا مکروہ ہے۔ (۲) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴۹/۴-۵۰)

زیرناف بالوں کی موجودگی میں نماز کا حکم:

سوال: اکثر لوگوں سے یہ سننے میں آیا ہے کہ جس شخص نے زیرناف بال چالیس دن تک صاف نہ کئے ہوں تو اس کی نماز نہیں ہوتی، کیا یہ شرعاً درست ہے؟

الجواب

بہتر یہ ہے کہ زیرناف بالوں کو ہفتہ میں ایک بار صاف کیا جائے، چالیس دن تک بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے؛ لیکن اس کراہت کے باوجود نماز پڑھنا درست ہے، اگر چہ یہ عمل بذات خود مناسب نہیں۔

(۱) طحطاوی علی الدر المحتار، باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها: ۲٦٤/۱، مکتبة الاتحاد دیوبند، انیس

(۲) الأفضل أن يقلم أظفاره ويحفی شاربه ويحلق عانته وينظف بدنه بالاغتسال فی كل أسبوع مرة فإن لم يفعل ففی كل خمسة عشر يومًا ولا يعذر فی تركه وراء الأربعين إلخ ويستحق الوعيد كذا فی القنية. (الفتاویٰ الهندية، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الأظفار: ۳٥۷/٥-۳٥۸، دار الكتب العلمية، انيس)

لما فی الهندية: الأفضل أن يقلم أظفاره ويحفى شاربه ويحلق عانته وينظف بدنه بالاغتسال فی كل أسبوع مرة فإن لم يفعل ففی كل خمسة عشريومًا ولايعذر فی تركه وراء الأربعين فالأسبوع هو الأفضل والخمسة عشر الأوسط والأربعون الابعد ولا عذرفيما وراء الأربعين ويستحق الوعيد. (۱) (فتاویٰ حقانیہ: ۳/۲۳۰)

زکوٰۃ کی رقم سے خریدی ہوئی صفوں پر نماز کا حکم:

سوال: اگر کوئی شخص مسجد کے لیے زکوٰۃ کے پیسوں سے صفوں کا انتظام کرے تو کیا ان صفوں پر نماز پڑھنا درست ہے، یا نہیں؟

الجواب ———————

نماز کے لیے مکان (جگہ) کا پاک ہونا شرط ہے، چاہے جیسا بھی ہو، صورت مسئولہ کے مطابق یہ صفیں چونکہ پاک ہیں؛ اس لیے ان پر نماز پڑھنا درست ہے، اگرچہ لانے والے کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی؛ اس لیے کہ تملیک کی شرط مفقود ہے۔

لماقال الحصكفی: يشترط أن يكون الصرف... (تمليكا لا إباحة كمامر (لا) يصرف (إلىٰ بناء) نحو (مسجد و) لا إلىٰ (كفن ميت). (۲) (فتاویٰ حقانیہ: ۳/۲۲۹-۲۳۰)

نمازی کے آگے کتا اور عورت کے گذرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی:

سوال: بحالت نماز سامنے سے عورت، یا کتا گذر جائے تو اس سے نماز فاسد ہوتی ہے، یا نہیں؟

الجواب ———————

عورت اور کتے کا نمازی کے سامنے سے گذرنا مفسد نماز نہیں۔

قال ابن عابدين: (قوله ولو امرأة أو كلباً) بيان للاطلاق وأشاربه إلى الرد على الظاهرية بقولهم يقطع الصلاة مرورالمرأة والكلب والحمار وعلىٰ أحمد فی الكلب الأسود. (۳) (فتاویٰ حقانیہ: ۳/۲۲۸)

(۱) الفتاوىٰ الهندية، كتاب الكراهة، الباب التاسع عشرفی الختان والخصاء وقلم الأظفار: ۵/۳۵۷-۳۵۸، مكتبة زكريا، ديوبند، انيس

لما قال العلامة الحصكفی: وحلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال فی كل أسبوع مرة تحت قوله وكره تركه) أی تحريمًا لقول المجتبى ولا عذر فيما وراء الأربعين ويستحق الوعيد. (رد المحتار، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغيره، فصل فی البيع: ۲/۵۸۳، دار الكتب العلمية، انيس)

(۲) الدرالمختارعلىٰ صدررد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف: ۲/۲۹۱، دارالكتب العلمية، انيس

فی الهندية: ولا يجوزأن يبنی بالزكٰوة المسجد وكذا القناطر والسقايات ... ==

نسوار اور سگریٹ کے ساتھ نماز پڑھنا:

سوال: بعض لوگ نسوار کی پڑتا، یا ڈبیہ نماز پڑھنے وقت جیب میں ہی رکھتے ہیں، کیا نسوار، یا سگریٹ جیب میں رکھ کر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــــــــــ

تمباکو کا استعمال شرعاً مباح ہے، جس کی وجہ سے اس کے ساتھ نماز پڑھنا درست ہے، البتہ اگر نسوار، یا سگریٹ میں کوئی نجس چیز ملائی گئی ہوتو نماز صحیح نہیں ہوگی، تاہم یہ یاد رہے کہ گوبر کی بنی ہوئی راکھ اگر نسوار میں ملائی گئی ہوتو چونکہ یہ راکھ پاک ہے؛ اس لیے اس سے نسوار کی طہارت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ (واللہ اعلم)

لـمـا قـال الـعـلامة ابـن عابدين: فإنه لم يثبت إسكاره ولا تفتيره ولا إضراره بل ثبت له منافع فهو داخل تحت قاعدة: الأصل فى الأشياء الاباحة وإن فرض إضراره للبعض لايلزم منه تحريمه علىٰ أكل أحد، إلخ. (رد المحتار: ۴٦٥/۱، كتاب الأشربة)(۱)(فتاویٰ حقانیہ:۳/۲۰۱-۲۰۲)

== وكـل مالا تمليك فيه. (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الزكاة، الباب السابع فى المصارف: ۱۸۸/۱، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)

(۳) رد المحتار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب: إذا قرأ قوله تعالىٰ جدك بدون ألف لاتفسد: ۳۹۸/۲، دار الكتب العلمية، انيس)

(مار فى موضع سجوده لا تفسد) سواء المرأة والكلب والحمار لقوله صلى الله عليه وسلم لايقطع الصلوٰة شئ وأدروا ما استطعتم فإنما هو شيطان. (عن أبى سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايقطع الصلوٰة شيئ و ادرؤا ما استطعتم فانما هو شيطان. (أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب من قال لا يقطع الصلوٰة شيئٌ: ۱۱۱/۱، مكتبة حقانية، انيس)

أن عـائشة زوج النبى صلى الله عليه وسلم يقوم فيصلى من الليل وانى لمعترضة بين وبين القبلة علىٰ فراش أهله. (صحيح البخارى، كتاب الصلاة، باب من قال لا يقطع الصلاة شيئ: ۷۳/۱، قديمى، انيس)

(وإن أثم المار). (مراقى الفلاح علىٰ هامش الطحطاوى، كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ص: ۳٤۱، دار الكتاب ديوبند، انيس)

حاشيه صفحه هذا:

(۱) لـمـا قـال الـعـلامة محمد كامل الطرابلسى: لماسئل عنه الدخان الذى شاع فى زماننا وعمت به البلوى وحكم الله فيه قال: الجواب أن المجتهدين لم يتكلموا عليه؛ لأنه إنما حدث بعد هم والمتأخرون اختلفوا فيه: فمنهم من يقول بتحريمه ومنهم من يقول بإباحته ومنهم من توسط وقاله بكراهته أحسن مارأيت فيه قول شيخ مشائخنا خاتمة المحققين العلامة الأسير المالكى واختلف فى الدخان والورع تركه. (فتاوىٰ كاملية ص: ۲٦۹، كتاب الخطر و الإباحة)

کھڑے کھڑے نماز میں نیند کا جھوکا آ جائے تو کیا حکم ہے:

سوال: نماز میں کھڑے کھڑے نیند کا جھوکا آ جائے تو نماز ہوئی، یا نہیں؟

(مستفتی: بشیر احمد، سرخ ابدال پونہ، ۲/رمضان ۱۴۲۵ھ)

الجواب

نماز ہوگئی۔

ولاینقض نوم القائم والقاعد، إلخ. (۱) واللّٰہ أعلم وعلمہ أتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ (فتاویٰ شاکر خان: ۱/۱۱۷) ☆

نماز عصر کے بعد قضا نماز اور سجدۂ تلاوت کا حکم:

سوال: نماز عصر کے بعد قضا نماز اور سجدۂ تلاوت کا کیا حکم ہے؟

الجواب و باللّٰہ التوفیق

عصر کی نماز کے بعد قضا نماز پڑھنا اور سجدۂ تلاوت کرنا شرعاً جائز و درست ہے، ایسے وقت میں نوافل پڑھنا ممنوع ہے۔

"ویکرہ أن یتنفل بعد الفجر حتیٰ تطلع الشمس وبعد العصر حتیٰ تغرب لما روی أنه علیه الصلاة والسلام نهیٰ عن ذلک". (۲)

---

(۱) الفتاویٰ الهندیة، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء: ۱/۱۲، مکتبة زکریا دیوبند، انیس

☆ فرش پر کپڑا بچھائے بغیر نماز پڑھنا:

سوال: فرش پر نماز پڑھ سکتے ہیں، یا نہیں؟

(مستفتی: عبداللہ، واڑیا کالج پونہ، ۹/رمضان ۱۴۲۵ھ)

الجواب

فرش پاک ہو تو کپڑا بچھائے بغیر بھی اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

"تطهیر النجاسة من بدن المصلی و ثوبه والمکان الذی یصلی علیه واجب، إلخ. (الفتاویٰ الهندیة، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شرط الصلاة: ۱/۵۸، مکتبة زکریا دیوبند، انیس) واللّٰہ أعلم وعلمہ أتم

مفتی محمد شاکر خان قاسمی پونہ (فتاویٰ شاکر خان: ۱/۱۱۳-۱۱۴)

(۲) عن ابن عباس قال: أن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: لا صلاة بعد صلاة الصبح حتیٰ تطلع الشمس ولا صلاة بعد صلاة العصر حتیٰ تغرب الشمس. (أبو داؤد، باب من رخص فیهما اذا کانت الشمس مرتفعة: ۱/۱۸۸، مکتبة حقانیة)

قال أبو حنیفة یحرم فعل کل صلاة فی الأوقات الثلاثة سویٰ فعل عصر یومه عند الاصفرار ویحرم المنذور والنافلة بعد الصلاتین دون المکتوبة الفائتة وسجدة التلاوة وصلاة الجنازة. (بذل المجهود فی حل أبی داؤد، کتاب الصلوٰة، باب الصلوٰة بعد العصر: ۷/۱۱، دار الکتب العلمیة بیروت، انیس)

”ولابأس بأن يصلّى فى هٰذين الوقتين الفوائت ويسجد للتلاوة ويصلّى على الجنازة“.(۱)
فقط واللّٰه تعالٰى أعلم

سہیل احمد قاسمی ، ۱۲؍رجب ۱۴۱۴ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۲؍۴۱۶)

دورکعتوں میں ایک چھوٹی سورۃ پڑھنا:

سوال: زید نے نماز تراویح میں (سورہ) ﴿ارأيت الذى﴾ میں دو رکعت اس طور پر کی کہ پہلی رکعت میں لفظ ”مسکین“ تک اور دوسری رکعت میں ختم تک، آیا یہ دو رکعتیں ہوئیں، یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئیں تو اب اس کی مکافات کیا ہوسکتی ہے؟

الجواب

یہ دونوں رکعتیں صحیح ہوگئیں؛ مگر ایسا کرنا مناسب نہ تھا، ایسی چھوٹی سورتوں میں دو رکعتیں ایک سورت کے اندر نہ پڑھنا چاہیے کہ اس صورت سے ہر رکعت میں تین آیات نہیں ہوئیں۔(۲) (امداد الاحکام: ۲؍۲۰۱-۲۰۲)

امام فرش پر ہو اور مقتدی مصلّٰی پر تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی:

سوال: زید کہتا ہے کہ جماعت میں امام کے نیچے جائے نماز، یا مصلّٰی ہو اور مقتدیوں کے نیچے نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی؟

الجواب

اگر امام کے نیچے جائے نماز اور مصلّٰی ہو اور مقتدیوں کے نیچے نہ ہو، یا برعکس تو نماز دونوں صورتوں میں صحیح ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۴؍۱۱۱)

نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آنا اور لانا کیسا ہے:

سوال: نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اگر خیال آجاوے تو نماز ہوجاوے گی، یا نہ؟ اگر نماز میں خیال لایا جاوے تو کیا حکم ہے؟

---

(۱) الهداية، كتاب الصلاة، فصل فى الأوقات التى تكره فيها الصلاة: ۶۸/۱-۷۰، مكتبة رشيدية ديوبند، انيس

(۲) ولو قرأ بعض السورة فى ركعة والبعض فى ركعة قيل يكره وقيل لا يكره وهو الصحيح، كذا فى الظهيرية ولٰكن لاينبغى أن يفعل لا بأس به، كذا فى الخلاصة. (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الصلوٰة، الباب الرابع فى صفة الصلوٰة، الفصل الرابع: ۷۸/۱، انيس)

(۳) اس لیے کہ اس سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی، صرف جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے، خواہ اس پر جائے نماز بچھی ہو یا نہ ہو۔ واللہ اعلم، ظفیر

الجواب

جب نماز میں خود التحیات میں اور درود شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے تو خیال آنا ضروری ہوا، باقی نماز خالص عبادت اللہ کے لیے ہے، غیر اللہ کا خیال علی سبیل التعظیم والعبادۃ نہ آنا چاہیے اور نماز ہر حال میں صحیح ہے؛ کیوں کہ خیال پر باز پرس نہیں ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۴۰/۴)

قطرہ کے خوف سے عضو خاص پر کپڑا لپیٹنے سے نماز میں نقصان نہیں ہوتا:

سوال: قطرہ نکلنے کے خوف سے پیشاب گاہ پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھنا صحیح ہے، یا نہیں؟

الجواب

صحیح ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۱۲/۴)

حالت نماز میں منھ سے کوئی چیز باہر آ جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی:

سوال: اثنائے نماز میں بمقدار چنے کی، یا کم وبیش کھانے کی چیز منہ میں سے نمازی کی زبان پر آئی، اس کو کپڑے، یا ہاتھ سے باہر نکال دینے سے نماز میں نقصان ہوگا، یا نہیں؟

الجواب

اس سے نماز میں کچھ نقصان نہیں آئے گا۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۲۱/۴)

نماز کے دوران اگر چھینک آئے تو کیا الحمد للہ کہنا چاہیے:

سوال: کیا نماز کے دوران اگر چھینک آ جائے تو الحمد للہ کہنا چاہیے، جیسا کہ عام حالت میں کہتے ہیں؟

---

(۱) عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: "إن الله تجاوز عن أمتی ما وسوست به صدورها مالم تعمل به أو تتكلم {متفق عليه} (مشكوة، كتاب الإيمان، باب فی الوسوسة، الفصل الأول، ص: ١٨، ماذن پبليكيشنز ديوبند، ظفير) (صحيح البخاری، باب الخطر والنسيان فی العتاقة والطلاق. رقم الحديث: ٢٥٢٨) / صحيح مسلم، باب تجاوز الله عن حديث النفس، رقم الحديث: ١٢٧، انيس)

(۲) يستحب للرجل أن يحتشی إن رابه الشيطان ويجب إن كان لاينقطع إلا به قدرمايصلی. (الدر المختار علی هامش ردالمحتار، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء: ١٣٩/١، ظفير)

(۳) (ولو) كان (معه حجر فرمی به) الطائر أونحوه (لا تفسد صلاته) لأنه عمل قليل (و) لكن قد (أساء) لاشتغاله بغير الصلاة. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب: فی المشی فی الصلاة: ٣٩١/٢، دار الكتب العلمية، انيس)

الجواب

نماز میں نہیں کہنا چاہیے؛ لیکن اگر کہہ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۵۶۹/۳)

نماز کی حالت میں بلغم کس جانب تھوکے:

سوال: نماز کی حالت میں اگر بلغم آ کر حلق میں رکاوٹ پیدا کردیا، پڑھنا مشکل ہوگیا اور تھوکنا بھی محال نہیں ہے، بائیں طرف جگہ ہے، اگر اس طرف کو منہ کر کے تھوک دے تو نماز میں نقصان آئے گا، یا نہیں؟ وقت اخیر قعدہ کا ہے؛ مگر التحیات ابھی شروع نہیں کی ہے؟

(المستفتی: محمد صغیر میانجی مقام اوسیا ضلع غازیپور)

الجواب

اگر بائیں طرف تھوکنے کا موقع ہے تو بے شک تھوک دے، اس سے نماز میں نقصان نہیں آتا۔(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ غفر لہ (کفایت المفتی:۴۳۱/۳)

نماز کی حالت میں منہ میں آنے والے بلغم کو نگلنا:

سوال: نماز کی حالت میں منہ میں بلغم آ جائے اور اس کو نگل لیا جائے تو نماز میں کوئی خلل تو واقع نہ ہوگا؟

الجواب

جی نہیں۔(۳) (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۵۶۹/۳)

رکوع میں سجدے کی تسبیح پڑھنے سے نماز نہیں ٹوٹتی:

سوال: نماز پڑھتے ہوئے کوئی غلطی ہو جائے، مثلاً: رکوع میں **"سبحان اللّٰہ ربی العظیم"** کی جگہ **"سبحان ربی الأعلیٰ"**، یا سجدے میں **"سبحان ربی الأعلیٰ"** کی جگہ **"بسم اللّٰہ الرحمن"** یا کوئی لفظ نکل جائے تو کیا نماز ہو جاتی ہے؟

---

(۱) ولو عطس فقال له المصلی الحمد لله لاتفسد؛ لأنه ليس بجواب. إلخ. (الفتاویٰ الهندية، كتاب الصلاة، (الباب السابع) فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۹۸/۱، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)

(۲) عن أنس بن مالك قال: قال النبی صلی اللّٰه عليه وسلم: إن المؤمن اذا كان فی الصلاة فانما يناجی ربه فلا يبزقن بين يديه أو عن يمينه ولكن عن يساره أو تحت قدمه اليسریٰ. (صحيح البخاری، كتاب الصلاة: ۵۹/۱، قديمی، انيس)

(۳) وفی كتاب المساجد لابن نعيم من ابتلع ريقه اعظاماً للمسجد ولم يمح أمماً من أسماء اللّٰه تعالیٰ ببزاق كان من خيار عباد اللّٰه. (عمدة القاری، باب حل البزاق باليدين من المسجد: ۳۹۴/۶، دار إحياء التراث العربی بيروت، انيس)

الجواب

اگر سجدے میں "سبحان اللّٰہ ربی العظیم" یا رکوع میں "سبحان ربی الأعلٰی" کہہ لیا تو اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں آیا، نماز صحیح ہے۔(۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۵۵۷-۵۵۸)

کسی تحریر پر نظر پڑنے، یا آواز سننے سے نماز نہیں ٹوٹتی:

سوال: کیا حالت نماز میں اگر جائے نماز پر رکھی ہوئی کوئی چیز پڑھ لی جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے؟ آپ بتائیں کہ حالت نماز میں اگر کسی کی کہی ہوئی آواز سنی جائے اور حالت نماز میں اس آواز کا مفہوم سمجھ لیا جائے تو کیا نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

الجواب

کسی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑ جائے اور آدمی اس تحریر کا مفہوم سمجھ جائے؛ لیکن زبان سے تلفظ ادا نہ کرے تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی،(۲) اسی طرح کسی کی آواز کان میں پڑنے اور اس کا مفہوم سمجھ لینے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۵۵۴)

نوٹ پر تصویر ناجائز ہے، گو کہ جیب میں ہونے سے نماز ہو جائے گی:

سوال: مسجد خدا کا گھر ہے، اس میں کسی انسان کی تصویر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، جب کہ مسلمان بھائیوں کی جیب میں نوٹوں پر چھپی ہوئی تصاویر ہوتی ہیں اور وہ نماز ادا کرتے ہیں، نوٹوں پر تصویر چھاپنا کیوں ضروری ہے، عوام تو قائد اعظم کا احترام کرتے ہیں، اگر ان کی تصویر نوٹ پر نہ ہو تو کیا فرق پڑے گا؟ کیا اس طرح جیب میں تصویر ہونے سے نماز ہو جاتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کے لیے اسلام نے کیا فرمایا ہے اور ہم کو کیا کرنا چاہیے؟

الجواب

نوٹوں پر تصویر کا چھاپنا شرعی طور پر جائز نہیں۔(۳)

(۱) السنة فی تسبیح الرکوع سبحان ربی العظیم إلا إن کان لایحسن الظاء فیبدل به الکریم لئلا یجری علٰی لسانه العزیم فتفسدبه الصلاة.(رد المحتار، کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة،مطلب:قراءة البسملة بین الفاتحة وبین الفاتحة والسورة حسن: ۱۹۸/۲،دار الکتب العلمیة،انیس)

(۲) لونظر المصلی إلٰی مکتوب وفهمه)...ولم تفسد صلاته لعدم النطق بالکلام،إلخ.(مراقی الفلاح علٰی هامش الطحطاوی، کتاب الصلاة،فصل فیما لا یفسد الصلاة،ص: ۳۴۱،دار الکتاب،دیوبند،انیس)

(۳) وظاهر کلام النووی فی شرح مسلم الاجماع علٰی تحریم تصویر الحیوان وقال:وسواء صنعه لما یمتهن أولغیره.فصنعته حرام بکل حال.(ردالمحتار، کتاب الصلاة،باب مایفسد الصلاة وما یکره،مطلب إذا ترد الحکم بین سنة وبدعة کان ترک السنة أولٰی: ۴۱۶/۲،انیس)

یہ دور جدید کی ناروا بدعت ہے اور اس کی وجہ سے متعلقہ محکمہ اور ارباب اقتدار گناہگار ہیں؛ تاہم نوٹوں کے جیب میں ہونے کی صورت میں نماز صحیح ہے۔(۱)(آپ کے مسائل اوران کا حل:۳/۵۵۳)

عورت نمازی کے سامنے آئے تو کیا نماز نہیں ٹوٹتی:

سوال: ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ نمازی کے آگے سے کتا، یا گدھا، یا عورت نکل جائے تو نماز فاسد ہوجاتی ہے اور مشکوۃ شریف کا حوالہ دیتے ہیں، اس کا کہنا صحیح ہے، یا نہیں؟ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ یا یہ حدیث جعلی ہے، یا متروک ہے، یا ضعیف ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

(۱) عن عائشة رضى الله عنها قالت: أعد لتمونا بالكلب والحمار لقد رأيتنى مضطجعة على السرير فيجئ النبى صلى الله عليه وسلم فيتوسط السرير فيصلى فأكره إن أسنحه فانسل من قبل رجلى السرير حتىٰ انسل من لحافى. (البخارى: ۷۲/۱)(۲)

(۲) عن أم سلمة رضى الله عنها، قالت: كان يفرش لى حيال مصلى رسول الله صلى الله عليه سلم كان يصلى وانى حياله. (۳)

(۳) أخبرتنى خالتى ميمونة بنت الحارث رضى الله عنها قالت: كان فراشى حيال مصلى النبى صلى الله عليه وسلم فربما وقع ثوبه علىٰ وأنا علىٰ فراشى. (البخارى: ۷٤/۱)(۴)

(۴) عن عبد الله بن عباس رضى الله عنهما قال: أقبلت راكبًا علىٰ حمارٍ أتانٍ وأنا يومئذ قد ناهزت الاحتلام ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى بالناس بمنىٰ إلىٰ غير جدار فمررت بين يدى بعض الصف فنزلت وأرسلت الأتان ترتع ودخلت فى الصف فلم ينكر علىٰ ذلك أحد. (البخارى: ۱/ ۷۱)(۵)

---

(۱) قوله لاالمستتر بكيس أوصرة) بأن صلىٰ ومعه سرة أو كيس فيه دنا نير أو دراهم فيها صور صغار فلا تكره لاستتارها بحر. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب: إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولىٰ: ٦٤٨/١)

(وأيضاً): ويكره التصاوير على الثوب أما إذا كانت فى يده وهو يصلى لا بأس به؛ لأنه مستور بثيابه، إلخ. (خلاصة الفتاوىٰ، ص: ٥٨، كتاب الصلاة، طبع رشيدية)

(۲) كتاب الصلاة، باب الصلاة إلى السرير، رقم الحديث: ۵۰۲، مكتبة أشرفية ديوبند، انيس

(۳) شرح معانى الآثار للطحاوى، كتاب الصلاة، باب المرور بين يدى المصلى هل يقطع عليه ذلك صلاته أم لا؟: ۳۰۱/۱، ثاقب بكڈپو ديوبند، انيس

(۴) كتاب الصلاة، باب إذا صلىٰ إلىٰ فراشه فيه حائض: ۷٤/۱، رقم الحديث: ۵۱۱، أشرفية ديوبند، انيس

(۵) كتاب الصلاة، باب سترة الإمام من خلفه: ۷٤/۱، رقم الحديث: ٤۸۷، مكتبة أشرفية، ديوبند، انيس

(۵)　عن الفضل بن عباس رضی اللّٰہ عنہما قال: زار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم عباسًا فی بادیة لنا ولنا کلیبة وحمارة ترعی فصلی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم العصر وھما بین یدیہ فلم یزجرا أولم یؤخرا. (النسائی: ۷۷/۱/أبوداؤد: ۷۲/۱)(۱)

پہلی تین حدیثوں میں ہے کہ حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا بستر مختلف اوقات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلی کے سامنے ہوتا تھا اور آپ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

چوتھی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گدھی گذری، مگر آپ نے اس پر کچھ نہیں فرمایا، پانچویں حدیث میں ہے کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور کتیا اور گدھی آپ کے سامنے تھیں۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ عورت، یا گدھا، یا کتا سامنے آنے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور جس حدیث میں فساد نماز کا حکم ہے، وہ منسوخ ہے؛ کیوں کہ اس حدیث سے مذکورہ بالا احادیث متأخر ہیں، دلیل تاخیر یہ ہے کہ پہلی تین احادیث کو حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد روایت کر رہی ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ ان ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے نزدیک عورت کا سامنے ہونا مفسد نماز نہیں اور جس حدیث سے اس کا ثبوت ملتا ہے، وہ منسوخ ہے، باقی رہا گدھے اور کتے کا حکم، سو حدیث فساد کے راوی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ یہ ہے کہ گدھا اور کتا مفسد نماز نہیں۔

عن عکرمة قال: ذکر عند ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما ما یقطع الصلاة، قالوا: الکلب والحمار، فقال ابن عباس: إلیہ یصعد الکلم الطیب وما یقطع ھٰذا ولکنہ یکرہ. (۲)

خود راوی حدیث کا اپنی روایت کے خلاف فتویٰ دینا دلیل نسخ ہے۔

قول نسخ کی بجائے یہ جواب بھی دیا جا سکتا ہے کہ قطع نماز سے مراد یہ ہے کہ یہ اشیاء قاطع توجہ ہیں اور یکسوئی میں مخل ہیں؛ اس لیے کہ عورت کی طرف طبعی میلان ہوتا ہے اور گدھے اور کتے کی شرارت کی وجہ سے اس طرف دھیان ہو جاتا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول **ولکنہ یکرہ** سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۸/رجب ۱۳۸۹ھ (احسن الفتاویٰ: ۴۲۵/۳-۴۲۶)

---

(۱)　سنن النسائی، کتاب القبلة ذکر مایقطع المصلی الصلاة وما لایقطع إذا لم یکن بین یدی المصلی: ۸۷/۱، فیصل پبلیکیشنز دیوبند/سنن أبی داؤد، باب من قال: الکلب لا یقطع الصلاة: ۱۹۱/۱، رقم الحدیث: ۷۱۸، المکتبة العصریة صیدا بیروت، انیس

(۲)　شرح معانی الآثار، کتاب الصلاة، باب المرور بین یدی المصلی هل یقطع علیہ ذلک صلاته أم لا: ۳۰۰/۱، ثاقب بکڈپو، دیوبند، انیس

ناپاک جگہ پرشیشہ بچھا کرنماز پڑھنا:

سوال: کسی ناپاک جگہ پرشیشہ کا تختہ بچھا کراس پرنماز پڑھ لی تو درست ہے، یانہیں، جبکہ شیشہ کے نیچے کی ناپاکی نظر آتی ہو؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــ باسم ملهم الصواب

نماز ہوجائے گی۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله: وفي القنية: لوصلٰى علٰى زجاج يصف ما تحته، قالوا جميعًا: يجوز، آه. (رد المحتار: ١/٣٧٤)(١) فقط والله تعالٰى أعلم

١٧/ربیع الاخرے ١٣٩ھ (احسن الفتاویٰ: ٣/۴٠۴)

"له" کو چھوڑ کر بھولے سے " لله مافي السموات" پڑھ دیا:

سوال: نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ حشر کی قرأت میں آخری آیت کی "لـه" کو چھوڑ کر بھولے سے "للّٰـه مافي السموات" پڑھ دیا، آیا نماز فاسد ہوئی، یانہیں؟

(المستفتی: محمد صغیر خاں میاں جی، مقام اوسیا غازیپور، ٣٠/اگست ١٩۴٦ء)

الجواب ــــــــــــ

لہ کی جگہ للہ پڑھ دیا تو نماز ہوگئی۔(٢)

محمد کفایت اللہ کان اللہ غفرلہ (کفایت المفتی: ٣/۴٣١)

جماعت ہورہی ہوتو تنہا نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال (١) زید مسجد میں اس حال میں داخل ہوا کہ مسجد کے اندر ظہر کی جماعت شروع تھی، زید نے اس جماعت میں شامل نہ ہوکر تنہا نماز پڑھ لیا، کیا زید کا اس طرح نماز پڑھنا درست ہوا؟

حرام کمائی والے کپڑے میں نماز کا حکم:

(٢) عمر نے کوئی کپڑا ایک سو روپیہ کا خریدا اور اس میں ایک روپیہ حرام کمائی کا ہے، اس کپڑے میں نماز

---

(١) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ٢/٧٤، دار الكتب العلمية، انيس

(٢) ولوزاد كلمة أو نقص كلمة أو نقص حرفاً أو قدمه أو بدله بأخر ... لم تفسد ما لم يغير المعنى. (الدر المختار علٰى هامش رد المحتار، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ١/٦٣٢، دار الفكر بيروت، انيس)

پڑھنے سے عمر کی نماز ہوگی، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

(۱) نماز باجماعت ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

"و الجماعة سنة مؤ كدة للرجال". (۱)

لہٰذا بلاعذر شرعی ترک جماعت گناہ ہے، اگر شخص مذکور نے بھی بلا کسی خاص وجہ شرعی کے ایسا کیا ہے تو گنہگار رہوا؛ لیکن نماز ہوگئی۔

(۲) نماز ہوجائے گی۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ خالد مظاہری، ۲۳/۲/۱۴۰۱ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۴۱۹/۲-۴۲۰)

مصلّی الٹ کر نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: مصلّی جس پر امام کھڑے ہوکر نماز پڑھاتے ہیں اوپر بدنما ہوجانے پر اسے پلٹ کر اس پر نماز پڑھائی جاسکتی ہے، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

جائے نماز کو الٹ کر بچھا کر اس پر نماز ادا کی جاسکتی ہے۔ (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ خالد مظاہری (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۴۲۰/۲)

---

(۱) الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الإمامة: ۱/٥١٥، انيس

(۲) وعن ابن عمر قال: من اشترىٰ ثوبًا بعشرة دراهم وفيه درهم حرام لم يقبل الله تعالىٰ له صلاة مادام عليه. (مشكوٰة المصابيح، كتاب البيوع، باب الكسب وطلب الحلال، الفصل الثالث: ۱/۲٤۳) (مسند الإمام احمد، مسند عبدالله بن عمر بن الخطاب، رقم الحديث: ٥٧٣٢/ شعب الإيمان للبيهقي، الملابس والزى والأوانى ومايكره منها، رقم الحديث: ٥٧٠٧، انيس)

(حرام لم يقبل الله تعالىٰ له صلاة) أى لايثاب عليها كمال الثواب وإن كان مثابًا بأصل الثواب وأما أصل الصلاة فصحيحة بلا كلام. (مرقاة المفاتيح، كتاب البيوع، باب الكسب، الفصل الفصل الثالث: ٦/٥٠، مكتبة أشرفية ديوبند، انيس)

(۳) اس لئے کہ مصلی الٹنے پر بھی پاک ہے اور پاک کپڑے پر نماز صحیح ہے۔

"(هى) ستة (طهارة بدنية)... (من حدث)... (وخبث)... (وثوبه)... (ومكانه)" (الدر المختار على هامش رد المحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ۲/۷۳-۷٤، دار الكتب العلمية، انيس)

نماز کے بعد مسجد میں سوال کرنا اور سائل کو دینا کیسا ہے:

سوال: ہمارے یہاں مسجد میں مدرسے کے حضرات اور دیگر حضرات نماز کے بعد مدد کرنے کا سوال کرتے ہیں تو کیا مسجد میں سوال کرنا شرعاً جائز ہے؟

الجواب ـــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

فقہاء کرام نے یہ لکھا ہے کہ اگر سائل مجبور ہے اور وہ اپنے سوال کے لئے نمازیوں کے آگے سے نہیں گذرتا ہے اور ان کی گردنوں کو پھلانگ کر نہیں جاتا ہے تو اس کے لیے مسجد میں سوال کرنا اور اس کو دینا دونوں جائز ہے، اگر وہ مجبور نہیں ہے؛ بلکہ پیشہ ور سائل ہے، یا نمازیوں کے آگے سے گذرتا ہے، یا تخطی رقاب کرتا ہے تو اس کو دینا جائز نہیں ہے۔

المختار أن السائل إذا كان لايمرّ بين يدى المصلّى ولا يتخطى رقاب الناس ولايسأل الناس إلحافًا ويسأل لأمر لابد منه، لابأس بالسؤال والاعطاء، ولا يحلّ اعطاء سؤال المسجد إذا لم يكونوا علىٰ تلك الصفة المذكورة، كذا فى الوجيز للكردرى.(۱)

لہٰذا صورت مسئولہ میں اگر مدرسہ کے افراد مدرسہ کے ضروری کام کے لیے، یا دیگر مجبور حضرات جو واقعۃً مجبور ہوں، اپنی مدد کے لیے نماز کے بعد مسجد میں سوال کرتے ہیں تو ان کے لیے سوال کرنا شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ وہ نمازیوں کے آگے سے نہ گذریں اور ان کی گردنوں کو پھلانگ کر نہ جائیں، جس سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد جنید عالم ندوی قاسمی، ۵/۱۱/۱۴۰۹ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۴۲۰/۲-۴۲۱)

جس فرش پر جوتا پہن کر چلتے ہیں اس پر نماز پڑھنے کا حکم:

سوال (۱) ایک کمرہ ہے، وہاں زمین پر فرش بچھا ہوا ہے، لوگ ہر قسم کے آتے ہیں اور جوتا پہن کر فرش پر چلتے ہیں، اس جگہ پر نماز پڑھ سکتے ہیں، یا نہیں؟ اگر پڑھ سکتے ہیں تو کس طرح؟

جس کاغذ پر تصویر ہو اس پر نماز کا حکم:

(۲) اخبار بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں، یا نہیں؟ جب کہ اس اخبار میں تصویر موجود ہے۔

الجواب ـــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

(۱) جائے نماز، یا کوئی پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں۔(۲)

---

(۱) الفتاوى الهندية، فصل فى التراويح (الباب السابع عشر) فى صلاة الجمعة: ١٤٨/١، مكتبة زكريا ديوبند، انيس

(۲) هى) ستة (طهارة بدنة)...(من حدث)...و(خبث)...(وثوبه)...(ومكانه) (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ٧٣/٢-٧٤، دار الكتب العلمية، انيس

(۲)　ایسا اخبار یا کاغذ بچھا سکتے ہیں جس میں سامنے رخ پر تصویر نہ ہو۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد نظام الدین، امیر شریعت بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ۔(فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/ ۴۱۶۔۴۱۷)

شناختی کارڈ جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال:　شناختی کارڈ جس کے اندر اپنی تصویر ہوتی ہے، اس کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھیں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

الجواب ــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

شناختی کارڈ اگر جیب میں رکھ کر نماز پڑھ لی جائے تو نماز بلا کراہت درست ہوگی؛ اس لیے کہ اس صورت میں تصویر پوشیدہ رہتی ہے اور فقہا نے یہ صراحت کردی ہے کہ تصویر اگر کسی چیز سے چھپی ہوئی ہو تو نماز بلا کراہت درست ہوگی، چنانچہ کسی کے ہاتھ، یا بدن میں تصویر ہو تو نماز بلا کراہت درست ہوگی؛ کیوں کہ تصویر کپڑے سے چھپی رہتی ہے، اسی طرح کوئی تھیلی (جس میں درہم، یا دینار ہو اور اس میں تصویر ہو) رکھ کر نماز پڑھی جائے تو تصویر کے پوشیدہ رہنے کی وجہ سے نماز بلا کراہت درست ہوگی۔

(و) لا يكره (لو كانت تحت قدميه) ... (أو في يده) عبارة الشمني "بدنه" لأنها مستورة بثيابه (أو علىٰ خاتمه) بنقش غير مستبين، قال في البحر: ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس أو صرة أو ثوب آخر، إلخ. (الدر المختار) (۲)

وفي رد المحتار: وفي المعراج: لا تكره إمامة من في يده تصاوير؛ لأنها مستورة الثياب لا تستبين فصارت كصورة نقش خاتم، آه ... (قوله لا المستتر بكيس أو صرّة بأن صلىٰ ومعه سرة أو كيس فيه دنانير أو دراهم فيها صور صغار فلا تكره لاستتارها، بحر، ومقتضاه أنها لو كانت مكشوفة تكره الصلاة ... (قوله أو ثوب آخر) كان فوق الثوب الذي فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب، بحر. (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد جنید عالم ندوی قاسمی، ۲۱/ ۷/ ۱۴۱۰ھ۔(فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/ ۴۱۵)

---

(۱)　(ولبس ثوب فيه تماثيل) ذي روح وأن يكون فوق رأسه أو بين يديه أو (بحذائه) يمينة أو يسرة أو محل سجوده (تمثال)... (و) لا يكره (لو كانت تحت قدميه). (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها: ۱/ ۹۲، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)

(۲)　كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها: ۱/ ۹۲، مكتبة زكريا، انيس

(۳)　ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب: إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولىٰ: ۲/ ۴۱۷ـ۴۱۸، دار الكتب العلمية، انيس

دوآیت پڑھی تو نماز ہوئی، یا نہیں:

سوال: نماز میں ﴿وَالشَّمْسِ﴾ شروع کی اور درمیان میں دوآیت ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا...... وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا﴾ پڑھے تو نماز ہوگی، یا نہیں؟

الجواب

نماز ہوگئی۔(۱) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۸۹/۴)

فرض میں تکرار آیات سے نقصان آتا ہے، یا نہیں:

سوال: اگر فرض نماز میں کوئی شخص کسی آیت کو خدا کا خوف دل پر طاری ہوجانے کی وجہ سے، یا بطورِ دعا کے مکرر سہ کرر پڑھے، ایسا کرنے سے نماز ہوتی ہے، یا نہیں؟

الجواب

تکرار ایک آیت کا بعض احوال میں ثابت ہے، پس نماز میں اس سے کچھ خلل نہیں آتا؛ مگر تکرار آیت جو ثابت ہے، (۲) وہ نوافل میں ہے، فرائض اور جماعت میں ایسا نہ کرنا چاہیے، اگرچہ نماز ہوجاتی ہے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۱۴/۴-۱۱۵)

(۱) عن أبي سعيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مفتاح الصلاة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم ولاصلاة لمن لم يقرأ بالحمد وسورة في فريضة أوغيرها. (سنن الترمذی، باب تحريم الصلاة وتحليلها: ۵۵/۱، قديمی)

وقال ظفر احمد عثمانی تحته: وقد عمل أصحابنا بكل الحديث حيث أوجبوا قراء ة الفاتحة وضم سورة أو ثلاث آياتها معها. (اعلاء السنن، كتاب الصلوٰة، باب قوله تعالىٰ: ﴿فاقرؤوا ما تيسر منه﴾ وبيان فريضة القراء ة: ۲۳۸/۲-۲۳۹، ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، باكستان، انيس)

من فرائضها التي لاتصح بدونها (إلىٰ قوله) ومنها القراء ة لقادر عليها. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة: ۷۰/۱، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)

(قوله ومنها القراء ة): أي قراء ة آية من القرآن وهي فرض عملي في جميع ركعات النفل والوتر وفي ركعتين من الفرائض. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مبحث القراء ة: ۱۳۳/۲، دارالكتب العلمية، انيس)

(۲) جسرة بنت دجاجة قالت سمعت أباذر يقول: قام النبي صلى الله عليه وسلم بآية حتىٰ أصبح يرددها والآية: ﴿ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفرلهم فانك أنت العزيز الحكيم﴾. (المائدة: ۱۱۸) (سنن ابن ماجة، باب ماجاء في القراء ة في صلاة الليل، رقم الحديث: ۱۳۵۰، انيس)

(۳) وإذا كرر آية واحدة مرارًا فإن كان في التطوع الذي يصلي وحده فذٰلك غير مكروه وإن كان في الصلاة المفروضة فهو مكروه في حالة الاختيار وأما في حالة العذر والنسيان فلابأس، هٰكذا في المحيط. (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الصلاة، (الباب السابع) فيما يفسد الصلاة وما يكره في الصلاة: ۱۰۷/۱، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)

ہر آیت پر وقف جائز ہے یا نہیں اور یہ مفسد صلوٰۃ تو نہیں:

سوال: وقف کرنا ہر آیت پر خواہ ماقبل ومابعد سے اس آیت کا تعلق ہو، یا نہ ہو؛ جائز ہے، یا نہیں؟ اور ﴿رب العالمین﴾ اور ﴿الرحمن الرحیم﴾ کو نماز میں وصل نہ کرنا مفسد نماز ہے، یا نہیں؟

الجواب

جواز میں کچھ شبہ نہیں ہے اور ﴿رب العالمین﴾ اور ﴿الرحمن الرحیم﴾ پر وقف کرنا درست ہے، مفسد نماز نہیں۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۴۷)

قرأت میں رکنے اور لوٹانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی:

سوال: مشہور ہے کہ اگر امام قرأت میں رک گیا اور تین بار لوٹا، یا اور صحیح نہ پڑھ سکا تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ صحیح ہے، یا غلط؟

الجواب

یہ بات غلط مشہور ہے، نماز نہیں ٹوٹتی۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۱۱۸)

کچھ پڑھ کر امام بھول جائے تو کیا کرے:

سوال (۱) اگر کوئی شخص نماز جہریہ میں قدرے قرأت پڑھ کر بھول گیا، مقتدی نے بغرض یاددہانی لقمہ دیا؛ مگر امام نے لقمہ نہ لیا، حتی کہ مکرر سہ کرر پر بھی امام نے لقمہ نہ لیا؛ بلکہ نماز فسخ کرکے از سرنو تحریمہ سے نماز پوری کی تو امام کا یہ فعل جائز ہے، یا نہیں؟

کیا اس صورت میں از سرنو نماز شروع کرے:

(۲) جس شخص کو ایسی صورت پیش آئے تو اس کو نماز فسخ کرکے از سرنو تحریمہ کرنا چاہیے، یا انتقال إلی آیة وإلی سورة أخریٰ کرنی چاہیے؛ یعنی درصورت عدم قراءة ما یجوز به الصلاة.

(۱) یکره أن یفتح من ساعته کما یکره للإمام أن یلجئه إلیه بل ینتقل إلی آیة أخریٰ لایلزم من وصلها ما یفسد الصلاة أو إلی سورة أخریٰ أو یرکع إذا قرأ قدر الفرض، کما جزم به الزیلعي.(رد المحتار، باب مایفسد الصلوٰة وما یکره فیها: ۵۸۲/۱، ظفیر)(مطلب: المواضع التی لایجب فیها ردالسلام تتمة: ۳۸۲/۲، دار الکتب العلمیة، انیس)

مندرجہ بالا صورت میں نماز توڑنے پر زور دینا غلط ہے:

(۳) اگر کوئی شخص صورت بالا میں نماز فسخ کرکے از سرِ نو تحریمہ پر زور دے اور انتقال إلٰی آیة وسورة أخریٰ کو ناجائز کہے اور فسخ نماز میں اس عبارت کو حجت پکڑے، جو کہ صبح کی سنتوں کے متعلق ہے: "إذا خاف فوت الجماعة یترکها". صورت بالا میں اس عبارت کو فسخ نماز کی دلیل بنانا صحیح ہے، یا نہیں؟

"یترکها" کے کیا معنی ہیں:

(۴) عبارت مذکورہ میں "یترکها" کے یہ معنی ہیں کہ اگر کسی کو جماعت کے فوت ہو جانے کا خیال ہوا اور اس نے سنتیں شروع نہ کی ہوں تو سنتوں کو چھوڑ کر جماعت میں مل جاوے، یا یہ معنی بھی ہیں کہ اگر کسی نے بعد جماعت سنتیں شروع کیں اور بعد شروع خوف فوت جماعت ہوا تو سنتوں کو توڑ کر جماعت میں مل جاوے۔ لفظ "یترکها" دونوں صورتوں کو شامل ہے، یا کسی ایک صورت کو اور کونسی صورت کو؟ اگر ثانی صورت کو شامل ہے تو ﴿لَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَكُمْ﴾ کا کیا مطلب ہے؟

الجواب ______________

(۱-۲) امام کو اس صورت میں لقمہ لے لینا چاہیے تھا، یا دوسری آیت، یا سورة کی طرف انتقال کرنا چاہیے تھا اور اگر بقدر "ما یجوز به الصلوٰة" یا قدر مستحب قرأت ہو چکی تھی تو رکوع کر دینا چاہیے تھا، نماز کا توڑنا ایسی حالت میں فقہا نے نہیں لکھا۔

ردالمحتار: تتمة: یکره أن یفتح من ساعته کما یکره للإمام أن یلجئه إلیه بل ینتقل إلٰی آیة أخریٰ لایلزم من وصلها ما یفسد الصلوٰة أو إلٰی سورة أخریٰ أو یرکع إذا قرأ قدر الفرض کما جزم به الزیلعی وغیره وفی روایة قدر المستحب کما رجحه الکمال، إلخ. (۱)

وفی الدر المختار: (بخلاف فتحه علٰی إمامه) فإنه لایفسد (مطلقاً) لفاتح وآخذ بکل حال، إلخ. (۲)

وفی الشامی: قوله بکل حال أی سواء قرأ الإمام ما تجوز به الصلوٰة أم لا انتقل إلٰی آیة أخریٰ أم لا تکرر الفتح أم لا هو الأصح. (۳)

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة ومایکره فیها، مطلب: المواضع التی لایجب فیها ردالسلام تتمة: ۳۸۲/۲، دار الکتب العلمیة، انیس

(۲) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة ومایکره فیها: ۹۰/۱، مکتبة زکریا، انیس

(۳) رد المحتار، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلوٰة وما یکره فیها: ۵۸۲/۱، ظفیر

پس جب کہ فقہانے اس قدر وسعت اس میں رکھی ہے تو پھر نماز کو فسخ کر دینا مناسب نہ تھا اور بحکم ﴿لاَ تُبْطِلُوْا اَعْمَا لَکُمْ﴾ اس حالت میں نماز کو توڑ دینا ممنوع تھا۔

(۳-۴) یہ امر اوپر واضح ہوا کہ ایسی حالت میں فقہانے لقمہ لینے کو، یا انتقال إلٰی آیة أخریٰ ، یا إلیٰ سورة أخریٰ کو جائز رکھا ہے، پس اس کو ناجائز کہنا اور نماز کو توڑ کر دوبارہ تحریمہ باندھنے پر زور دینا بوجہ جہل کے ہے، مسائل شرعیہ سے واقف وفقیہ ایسا نہیں کہہ سکتا اور یہ احتیاط نہیں ہے؛ بلکہ وہم ہے اور خطا ہے اور عبارت مذکورہ کو اس بارے میں دلیل لانا اور صریح روایاتِ جواز وحکم فقہاء کو چھوڑ نا دوسرا جہل ہے اور یہ استدلال غلط ہے۔ '' یترکھا'' کے یہ معنی ہیں کہ شروع نہ کرے، نہ یہ کہ شروع کر کے قطع کر دے، شروع کر کے قطع کرنے کی ممانعت فقہانے صراحۃً لکھی ہے۔

والشارع فی نفل لایقطع مطلقاً ویتمه رکعتین وکذا سنة الظهر وسنة الجمعة إذا أقیمت أو خطب الإمام یتمها أربعاً علی القول الراجح؛لأنها صلاة واحدة ولیس القطع للإکمال بل للإبطال خلافاً لما رجحه الکمال.(الدر المختار)(۱)

قوله خلافاً لما رجحه الکمال: حیث قال وقیل یقطع علٰی رأس الرکعتین وهو الراجح، إلخ. (۲)**فقط** (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۳۴/۴-۱۳۶)

''صِرَاطَ الَّذِیْنَ'' پر سانس ٹوٹ جانے سے نہ کفر لازم آتا ہے اور نہ نماز فاسد ہوتی ہے:

سوال: ایک شخص جو علم قرأت سے ناواقف اور بے بہرہ ہے، جہری نماز میں امام ہوا اور بحالت اضطرار ''صِرَاطَ الَّذِیْنَ'' پر سانس منقطع ہو گیا، کیا وہ امام کافر ہو گیا اور نماز فاسد ہوئی، یا نہیں؟

الجواب

اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوئی اور امام مذکور کافر نہیں ہے؛ بلکہ اس کو کافر کہنے والے پر خوف کفر ہے۔

کما فی الحدیث: وعن ابن عمر قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: ''أیما رجل قال لأخیه: کافر، فقد باء بها أحدهما''. {متفق علیه}(۳)

(۱) کتاب الصلاة،باب إدراک الفریضة: ۹۹/۱، انیس

(۲) رد المحتار، کتاب الصلاة، باب إدراک الفریضة، مطلب: صلاة رکعة واحدة باطلة لاصحیحة مکروهة: ۵۰۶/۲، دار الکتب العلمیة، انیس

(۳) مشکٰوة المصابیح، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، الفصل الأول: ۴۱۱، ماذن پبلیکیشنز دیوبند/صحیح البخاری، باب من کفر أخاه بغیر تأویل فهو کما قال، رقم الحدیث: ۶۱۰۴/صحیح لمسلم، باب بیان حال إیمان من قال لأخیه المسلم: یا کافر، رقم الحدیث: ۶۰/موطأ الامام محمد بن الحسن الشیبانی، الخصومة فی الدین، رقم الحدیث: ۹۱۹، انیس

وفی حدیث اٰخر:عن عبد اللّٰہ بن مسعود قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:"سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر".{متفق علیہ}(۱)

وفی حدیث آخر أیضاً:عن أبی ذر قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:"من دعا رجلاً بالکفر أو قال:عدو اللّٰہ ولیس کذلک إلاحار علیہ".{متفق علیہ}(۲)(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴۳/۴)

"صِرَاطَ الَّذِیْنَ" پر سکوت کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی:

سوال: ایک امام سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے ﴿صِرَاطَ الَّذِیْنَ﴾ پر قیام کرتے ہیں اور سانس بھی توڑ دیتے ہیں تو نماز ہوتی ہے، یا نہ؟

الجواب

نماز ہو جاتی ہے، مگر یہ بڑی غلطی ہے، ایسا آئندہ کرنا نہ چاہیے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۶۷/۴)

فرض کی چاروں رکعتوں میں سورۃ ملانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی:

سوال: عصر کی چاروں رکعتوں میں سورۃ ملالی تو نماز ہوئی، یا نہیں، بلا سجدۂ سہو کے؟

الجواب

بلا سجدۂ سہو نماز ہوگئی۔(۴) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۶۰/۴)

(۱) مشکوۃ، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، الفصل الأول: ۴۱۱، ماذن پبلیکیشنز دیوبند، ظفیر (صحیح البخاری، باب خوف المؤمن من أن یحفظ عملہ وھو لا یشعر، رقم الحدیث: ۴۸، صحیح لمسلم، باب بیان قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر، رقم الحدیث: ۶۴، انیس)

(۲) مشکوۃ، کتاب الآداب، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، الفصل الأول: ۴۱۱، ماذن پبلیکیشنز دیوبند، ظفیر (صحیح لمسلم، باب بیان حال إیمان من رغب عن أبیه، رقم الحدیث: ۶۱، صحیح البخاری، باب ماینھی من السباب واللعن، عن أبی ذر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۶۰۴۵ بلفظ: "لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر إلا ارتدت علیہ إن لم یکن صاحبہ کذلک"، انیس)

(۳) ﴿اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ﴾ پر سانس توڑنا چاہیے۔ ظفیر

(۴) واکتفی المفترض فیما بعد الأولیین بالفاتحة فإنھا سنة علی الظاھر ولو زاد لابأس بہ.(الدر المختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة: ۷۷/۱، مکتبة زکریا، دیوبند، انیس)

أی لو ضم إلیھا سورة لابأس بہ لأن القراءة فی الأخریین مشروعة من غیر تقدیر و الاقتصار علی الفاتحة مسنون لاواجب فکان الضم خلاف الأولیٰ وذلک لاینافی المشروعیة والإباحة بمعنی عدم الإثم فی الفعل والترک.(ردالمحتار، باب صفة الصلاة، فصل تالیف الصلاة: ۴۷۷/۱، ظفیر)(کتاب الصلاة، مطلب مھم فی عقد الأصابع عند التشھد: ۲۲۱/۲، دارالکتب العلمیة، انیس)

جس چٹائی پر کچھ لکھا ہو، اس پر نماز پڑھنا:

سوال: جاپانی چٹائی پر "**تبکی سمبایغ**" لکھا رہتا ہے، اکثر مسجدوں میں یہ چٹائی بچھا کر اس پر نماز پڑھی جاتی ہے، بعض اسے دیکھ کر کہتے ہیں کہ لکھی ہوئی چٹائی پر نماز جائز نہیں، اسلام برباد ہو جائے گا، وہ عربی عبارت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ چٹائی بنانے والے کا نام ہے، وہ قرآن کی آیت، یا حدیث، یا فقہ کی کوئی عبارت نہیں ہے، اس پر نماز پڑھنا بلا شک درست ہے، کوئی گناہ نہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس قسم کی چٹائیوں پر نماز پڑھنی جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

حامدًا و مصليًا، الجواب و باللّٰه التوفيق:

وفي جمع النسفي: مصلى أو بساط فيه أسماء اللّٰه تعالىٰ يكره بسطه و استعماله في شئ. (۱)

و لا بأس بالصلاة على الفرش و البسط و اللبود. (۲)

جن مصلیوں و جائے نمازوں وفرشوں پر اللہ تعالیٰ کے اسماء مبارکہ، یا آیات قرآن مجید وکلمات طیبات وغیرہ لکھے ہوں، ان کو بچھانا واستعمال کرنا جائز نہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے بابرکت ناموں اور آیات کی بے حرمتی ہے اور ایسے مصلے وفرش وفروش کہ جن پر کوئی بابرکت اسماء وآیات قرآنیہ واحادیث وفقہ کے جملے نہ لکھے ہوں اور ایسی عبارت لکھی ہو، جس کی شرع میں کوئی تعظیم وتکریم مطلوب ومقصود نہ ہو، خواہ خط نسخ میں، خواہ نستعلیق میں لکھے ہوں، ان کو بچھا کر ان پر نماز پڑھنا، یا مجلسوں میں بطور فرش کے استعمال کرنا، کسی حال میں ناجائز وخلاف ادب نہیں، جاپانی چٹائیوں پر "**تبکی سمبایغ**" جو لکھا ہوا ہے اس کی تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ جاوی تحریر ہے اور اس کے معنی جائے نماز ومصلے کے ہیں، لہذا ایسے مصلوں پر نماز پڑھنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں، جو لوگ اس پر نماز پڑھنا ناجائز کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام برباد ہو جائے گا، ایسے لوگ مسائل شرع واسلام کی حقیقت سے ناواقف ہیں، اس قسم کا غلو فی الدین وتشدد شرعاً خود معیوب فعل ہے۔

"**الدين يسر**". (۳) "**يسروا و لا تعسروا**". (۴) (الحدیث) کے خلاف ہے، اس قسم کے تشدد سے لوگوں میں نااتفاقی ودشمنی پیدا کرنا ناجائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم (مرغوب الفتاوی: ۲/۲۴۲-۲۴۳)

---

(۱) الفتاوىٰ الهندية، الباب السابع فيما يفسد الصلاة و مايكره فيها، فصل كره غلق باب المسجد: ۱۰۹/۱، زكريا، انيس

(۲) قاضي خان، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة و ما يكره فيها و مالايكره: ۱۱۹/۱، مكتبة زكريا ديوبند، انيس

(۳) "الدين يسر و لن يغالب الدين أحد إلا غلبه". (فيض القدير: ۷٤۲/۳، رقم الحديث: ٤۳۰۱)

وفي البخاري: "إن الدين يسر"، إلخ. (مشكوة المصابيح، باب القصد في العمل، ص: ۳۳۲، انيس)

(۴) عن انس قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: يسروا و لا تعسروا، إلخ. {متفق عليه} (مشكوة المصابيح، كتاب الإمارة، باب ما على الولاة من التيسر، ص: ۳۲۲، ماذن پبليكيشنز ديوبند، انيس)

بندوق کی آواز سن کر منہ سے "إلا اللّٰہ" نکل جائے تو نماز ہوگی، یا نہیں:

سوال: ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے، ناگاہ بندوق، یا گولہ کی آواز اس کے کان میں آئی، بے اختیار اس کے منہ سے إلا اللّٰہ نکلا، اس صورت میں نماز فاسد ہوجاتی ہے، یا نہیں؟ اور لفظ إلا اللّٰہ بغیر لا إلٰہ کے ذکر کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

قال فی الدر المختار: ولو سقط شيء من السطح فبسمل أو دعی لأحد أو علیه فقال: اٰمین تفسد ولا یفسد فی الکل عند الثانی والصحیح قولهما، إلخ. (۱)

وفی رد المحتار: (قوله فبسمل) یشکل علیه ما فی البحر: لو لدغته عقرب أو أصابه وجع فقال بسم اللّٰه قیل تفسد؛ لأنه کا لآمین وقیل لا؛ لأنه لیس من کلام الناس. وفی النصاب: وعلیه الفتویٰ وجزم به فی الظهیریة، وکذا لو قال یارب کما فی الذخیرة. (۲)

پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں راجح عدم فساد نماز ہے اور ذکر "إلا اللّٰہ" بدون "لا إلٰہ" کے صوفیاء کرام میں معروف ومروّج ہے اور درست ہے؛ کیوں کہ مقصود اس میں اثبات بعد النفی ہے؛ اس لیے صوفیاء کرام جو یہ ذکر فرماتے ہیں تو اول پورا کلمہ " لا إلٰہ إلا اللّٰہ " پڑھتے ہیں، پھر اس نفی اول کے ساتھ اثبات کا کلمہ متصل کرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ مقصود "إلا اللّٰہ " سے یہی ہوتا ہے کہ کوئی معبود ومقصود اللہ کے سوا نہیں ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۶۵/۴-۶۶)

حکم تنحنح در نماز:

سوال: نماز میں مطلقاً تنحنح جائز بلا کراہت ہے، یا نہیں؟ اور تحسین صوت کے لیے امام اور مقتدی تنحنح کریں تو کیا حکم ہے؟

الجواب

فی الدر المختار: والتنحنح بحرفین بلا عذر أما به بأن نشأ من طبعه فلا أو بلا غرض صحیح فلو لتحسین صوته أو لیهتدی إمامه أو للاعلام أنه فی الصلاة فلا فساد علی الصحیح. (۳)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر تنحنح بلا اختیار ہو تو بھی جائز ہے اور اگر تحسین صوت کے لیے ہو تو بھی درست ہے اور امام اور غیر امام اس میں برابر ہیں۔ واللہ اعلم

۲۰ / رمضان ۱۳۲۲ھ۔ (امداد: ۵۶/۱) (امداد الفتاویٰ جدید: ۴۲۲/۱-۴۲۳)

(۱) الدر المختار، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلاة وما یکره فیها: ۸۹/۱، مکتبة زکریا دیوبند، انیس
(۲) رد المحتار، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب: المواضع التی لا یجب فیها رد السلام: ۳۸۱/۲، ظفیر
(۳) الدر المختار مع رد المحتار، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها: ۳۷۶/۲-۳۷۷، دار الکتب العلمیة، انیس

صرف حُسن آواز کے لیے کھانسنا مفسد صلوٰۃ ہے، یا نہیں:

سوال: اگر فرض نماز میں امام صاحب بلاعذر تنحنح کریں، جو محض حسن صوت کے لیے ہو اور جس کی تعداد تین مرتبہ تک پہنچ گئی ہو تو اس تنحنح کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی، یا نہیں؟

الجواب

قال في الدر المختار: (والتنحنح) بحرفين (بلاعذر) إلخ، فلو لتحسين صوته، إلخ، فلا فساد على الصحيح. (۱)

اس سے معلوم ہوا کہ حسن صوت کے لیے تنحنح کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اگر چہ تین بار، یا کم وبیش ہو؛ **لإطلاق الرواية.** فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۶۵/۴)

نمازی کو غیر نمازی کا پنکھا کرنا:

سوال: اگر کوئی غیر نمازی ایک نمازی کو پنکھا جھلتا ہے اور وہ نمازی اس فعل پر راضی ہے تو اس کی نماز فاسد ہوگی، یا نہیں؟

الجواب

بعض فتاویٰ میں نماز کا فاسد ہونا مذکور ہے۔ مجمع البرکات میں ہے:

ولو روح غير المصلي مصليا ورضي بترويحه يفسد صلاته عند مشائخنا وهو الأحوط؛ لأنه يصير مروحًا في الصلاة، كذا في الخزانة الجلالية، إنتهٰى.

لیکن یہ قول عقل کے خلاف ہے اور دلیل بھی دعویٰ کے مطابق نہیں، ورنہ غیر مصلی کے ہر فعل پر مصلی کے راضی ہو جانے سے نماز فاسد ہو جائے گی، حالاں کہ ایسا نہیں ہے۔ (۲) (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحئی اردو: ۲۲۷)

غیر نمازی کے پنکھا کرنے سے نمازی کی نماز فاسد نہیں ہوتی:

سوال: اگر غیر نمازی نماز پڑھنے والے کو پنکھا ہلائے تو مصلی کی نماز میں کچھ فساد لازم آئے گا، یا نہیں؟

---

(۱) الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها: ۵۷۸/۱، ظفير (كتاب الصلاة: ۳۷۶/۲-۳۷۷، دار الكتب العلمية، انيس

(۲) ويكره أن يروح على نفسه بمروحة أو بكمه ولا تفسد به الصلاة مالم يكثر، كذا في التبيين. (الفتاوىٰ الهندية، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ومالا يكره: ۱۰۷/۱، دار الفكر بيروت، انيس)

الجواب

مصلی کی نماز میں اس سے کچھ خلل اور فساد لازم نہیں آتا، اگر چہ یہ اچھا نہیں ہے کہ نمازی بحالت نماز کسی سے پنکھا کرائے؛ اس لیے اس کو چاہیے کہ پنکھا کرنے والے کو روک دے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۴۳)

غیر مذبوح جانور کے اون کے موزے کے ساتھ نماز کی صحت وعدم صحت کی تحقیق:

سوال: اگر اون غیر ذبیحہ سے موزہ بنایا جاوے تو اس کو پہن کر نماز جائز ہوگی، یا نہیں؟ خواہ جانور حلال ہو، یا حرام؟

الجواب

نماز جائز ہے اور وہ طاہر ہے، بجز خنزیر کے۔(۱)

فی الدرالمختار مع ردالمحتار: وشعر المیتة غیر الخنزیر علی المذهب وعظمها وعصبها وحافرها وقرنها (إلیٰ قوله) طاهر، آه. (۲)

۱۳/ ذی قعدہ ۱۳۲۲ھ (امداد صفحہ:۵۹) (امدادالفتاویٰ جدید:۱/۴۴۹)

جیب میں رشوت کے پیسے رکھ کر نماز درست ہے، یا نہیں:

سوال: اگر کسی شخص کی جیب میں رشوت کا روپیہ پڑا ہو تو اس کی نماز ہوگی، یا نہیں؟ اور رشوت کے روپیہ سے بنا ہوا کپڑا اگر بدن پر ہو تو نماز ہوگی، یا نہیں؟

---

(۱) عن ابن عباس قال: إنما حرم رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من المیتة لحمها وأما الجلد والشعر والصفوف فلابأس به. (سنن الدارقطنی. کتاب الطهارة: ۱/۶۹، مؤسسة الرسالة بیروت، رقم الحدیث: ۱۱۸، وقال الدرقطنی: عبدالجبار ضعیف، انیس)

اور انسان کے بالوں کا استعمال بوجہ تکرم کے حرام ہے۔سعید

(۲) الدرالمختار مع ردالمحتار باب المیاه، مطلب فی أحکام الدباغة: ۲/۳۵۹-۳۶۰، دارالکتب العلمیة، انیس

قال: (وشعر المیتة وعظمها طاهر) لأن الحیاة لا تحلهما حتی لا تتألم بقطعهما فلا یحلهما الموت وهو المتنجس وکذلک العصب والحافر والخف والظلف والقرن والصوف والوبر والریش والسن والمنقار والمخلب لما ذکرنا، ولقوله تعالیٰ: ﴿ومن اصوافها واوبارها واشعارها﴾ (النحل: ۸۰) امتن بها علینا من غیر فصل. (الإختیار لتعلیل المختار، طهارة جلود المیتة: ۱/۱۶، مطبعة الحلبی القاهرة/ وکذا فی المحیط البرهانی، الفصل السادس فیما یجوز ومالایجوز بیعه: ۶/۳۵۰، دارالکتب العلمیة بیروت/ وکذا فی منحة السلوک شرح تحفة الملوک، کتاب الطهارة: ۱/۴۸، وزارة الأوقاف قطر، انیس)

الجواب______________________

نماز ہو جاتی ہے اور نماز میں کراہت اس وجہ سے نہیں ہے کہ رشوت کا گناہ علاحدہ ہے اور اگر کپڑا بدن پر رشوت کے روپیہ سے بنا ہوا ہے تو اس سے نماز مکروہ ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۰۲/۴)

پوسٹ کارڈ، یا دیا سلائی کی ڈبیہ جیب میں ڈال کر نماز ہوتی ہے، یا نہیں:

سوال (۱) پوسٹ کارڈ اور سکّہ مروجہ اور ڈبی دیا سلائی جن پر جاندار چیزوں کی تصویر ہوتی ہے، اگر کوئی اس کو جیب میں لے کر نماز پڑھے تو نماز درست ہوگی، یا نہیں؟

داڑھی کے بال پھنسے رہنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی:

(۲) داڑھی کا شکستہ بال جو کہ داڑھی میں پھنسا ہوا ہے تو نماز میں کچھ فرق تو نہ آوے گا؟

الجواب______________________

(۱) نماز ہو جاتی ہے۔(۲)

(۲) اس سے نماز میں کچھ خلل نہیں آتا اور وہ بال شکستہ ناپاک نہیں ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۵۵/۴)

اگر دانتوں میں غذا رہ گئی اور نماز کے بعد پتہ چلا:

سوال: جو نماز کے بعد مسوڑھے میں سے کچھ غذا نکلی تو نماز ہوئی، یا نہیں؟

الجواب______________________

غذا کا رہنا دانتوں میں مفسد نہیں۔(۳) فقط

(مجموعہ کلاں، ص:۱۴۷) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۷۳)

---

(۱) جس طرح ارض مغصوبہ میں مکروہ ہے۔

وكذا تكره في أماكن كفوق كعبة، إلخ، وأرض مغصوبة. (الدرالمختار على هامش رد المحتار، كتاب الصلاة: ۳۵٤/۱، ظفير)

(۲) وأن يكون فوق رأسه أو بين يديه أو بحذائه تمثال، الخ، ولا يكره لو كانت تحت قدميه، إلخ، أو على خاتمه بنقش غير مستبين، قال في البحر: ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس أو صرّة أو ثوب آخر أو كانت صغيرة لا تتبين تفاصيل أعضائها للناظر قائماً، إلخ. (الدرالمختار على هامش رد المحتار، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها: ٤١٦/٢ - ٤١٨، دار الكتب العلمية، ظفير)

(۳) (ولو نظر إلى مكتوب وفهمه أو أكل ما بين أسنانه أو مر مار في موضع سجوده لا تفسد وإن أثم) أي لا تفسد صلاته بهذه الأشياء، الخ. (تبيين الحقائق، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها: ١٥٩/١، المطبعة الكبرىٰ الأميرية بولاق، انيس)

چوری کے کپڑے جو قیمتاً لیے گئے ہیں، ان میں نماز ہوگی، یا نہیں:

سوال: چوری کا کپڑا قیمت سے لے کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب

نماز صحیح ہے؛ مگر جان بوجھ کر چوری کا کپڑا خریدنا نہ چاہیے،(۱) اور چوری کے کپڑے سے نماز نہ پڑھنی چاہیے اور اگر پڑھی تو نماز ہوگئی۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۳۵/۴۔۳۶)

چوری والے کپڑے کی ٹوپی اوڑھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال: اکثر لوگ ایسا کرتے ہیں کہ درزی سے کوئی کپڑا مانگ لیا یا کرتہ میں مثلاً گلا لگوایا تو درزی دوسروں کے کپڑے میں سے لگاتے ہیں، ایسے کپڑے سے نماز جائز ہے، یا نہ؟

الجواب

نماز ادا ہوجاتی ہے؛ لیکن ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور اگر گمان غالب یہ ہو کہ اس درزی نے چوری کا کپڑا لگایا ہے تو اس سے نماز بھی مکروہ ہوتی ہے، اگر چہ ادا ہوجاتی ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۰۰/۴، ۱۰۱)

زکوٰۃ کے پیسے سے خریدی ہوئی صفوں پر نماز جائز ہے، یا نہیں:

سوال: اگر کوئی شخص زکوٰۃ کے پیسے سے جاءِ نمازیں خرید کر مسجدوں میں دیتا ہے تو تونگروں کا اس پر نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟ نماز ہوگی، یا نہیں؟

الجواب

نماز اس پر جائز ہوجاتی ہے؛ لیکن زکوٰۃ اس کی ادا نہیں ہوئی۔ (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۵۱/۴)

---

(۱) وما نقل عن بعض الحنفية من أن الحرام لايتعدى ذمتين، سألت عنه الشهاب ابن الشلبي؟ فقال: هو محمول علىٰ ما إذا لم يعلم بذلك، أما من رأى المكاس يأخذ من أحد شيئاً من المكس ثم يعطيه آخر ثم يأخذه من ذلك الأخر فهو حرام، آه. (ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع: ٤٧١/٩، دارالكتاب، ديوبند، انيس)

(۲) وكذا تكره في أماكن كفوق كعبة، إلخ، وأرض مغصوبة. (الدرالمختار علىٰ هامش ردالمحتار، كتاب الصلاة، قبيل باب الأذان: ٣٥٤/١، ظفير)

(۳) زکوٰۃ کے پیسے مسجد میں لگانے درست نہیں ہیں، یہاں چونکہ تملیک پائی نہیں گئی؛ اس لیے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی۔

يصرف المزكي، إلخ، تمليكاً لا إباحةً كما مر، لايصرف إلىٰ بناء نحو مسجد ولا إلىٰ كفن ميت، إلخ. (الدرالمختار علىٰ هامش ردالمحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف: ٨٥/٢، ظفير)

اشارہ کرنے سے نماز میں خرابی نہیں آتی:

سوال: زید وعمر نے ظہر میں بکر کی اقتدا کی، زید چونکہ نابینا ہے، رکعت سوم کو چہارم سمجھ کر بیٹھ گیا، عمر نے زید نابینا کو اشارہ کیا تو زید اور عمر کی نماز میں کچھ نقصان تو نہیں ہوا؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ

کچھ نقصان نہیں آیا۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۱۱۵)

اشارہ مفسد صلوٰۃ نہیں:

سوال: اگر کوئی نابینا یا بینا جماعت میں خلاف امام کے بیٹھا رہا، جب کہ امام کھڑا ہوگیا، ایسی حالت میں دوسرا مقتدی اس کو متنبہ کرے، یا نہ؟ اگر کرے تو کیسے کرے، سبحان اللہ کہے، یا کچھ اور، یا ہاتھ پاؤں کا اشارہ کرے، ایسے خفیف طور پر کہ اپنی نماز فاسد نہ ہو، اگر مقتدی نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، جبکہ اس کو ایک رکعت اور پڑھنی چاہیے تھی، دوسرے مقتدی کے کہنے سے کھڑا ہوگیا، ان صورتوں میں نماز فاسد تو نہیں ہوگی؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــــــ

مقتدی کے بیٹھے رہ جانے سے اس کو اشارہ سے متنبہ کرنے میں شامیؒ وغیرہ کی تحقیق سے عدم فساد صلوٰۃ ظاہر ہوتا ہے اور ان سب صورتوں کا جو آپ نے لکھی ہیں، ایک ہی حکم ہے؛ یعنی نماز فاسد نہیں ہوتی۔

درمختار میں ہے:

لا بأس بتكليم المصلي وإجابته برأسه كما لو طلب منه شيئاً أو أرى درهماً وقيل أجيّد فأومأ بنعم أو لا، أو قيل كم صليتم فأشار بيده أنهم صلوا ركعتين. أما لو قيل له تقدم فتقدم أو دخل أحد الصف فوسع له فورًا فسدت. ذكره الحلبي وغيره خلافاً لما مرعن البحر. (۲)

وفي رد المحتار: (قوله أما لو قيل) هو ما وعد به فيما تقدم قبيل قوله وفتحه علىٰ إمامه، وقدمنا هناک ضعفه عن الشرنبلالية. (۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۱۱۶)

(۱) لا بأس بتكليم المصلي وإجابته برأسه... أو أرى درهماً وقيل أ جيد فأومأ بنعم أو لا، أو قيل كم صليتم فأشار بيده أنهم صلوا ركعتين. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۲/۱۲ ٤، دار الكتب العلمية، انيس)

(۲) الدر المختار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها: ۱/۹۱ ، مكتبة زكريا، ديوبند، انيس

(۳) رد المحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب: إذا ترددالحكم بين سنة و بدعة كان ترک السنة أولىٰ: ۲/۱۲ ٤، دار الكتب العلمية، انيس

دومنزلہ مکان پر نماز درست ہے:

سوال: دومنزلہ مکان پر نماز پڑھنی جائز ہے، یا نہ؟

الجواب

جائز ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۶۹)

جس سقّہ کی اجرت نہ دی جائے، اس کے پانی سے وضو و نماز جائز ہے، یا نہیں:

سوال: ایک مسجد میں وضووغیرہ کے واسطے پانی بھرنے کو بہشتی وغیرہ مقرر کئے جاتے ہیں اوران سے کہا جاتا ہے کہ تم پانی اچھی طرح سے بھرو، تم کواس کی اجرت مزدوری دی جائے گی، ایک سال کے بعد وہ اس پانی کی مزدوری مانگتے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ مزدوری دی جاوے اور بعض کا خیال ہے کہ نہ دی جاوے اور جو وضو ونماز اس پانی سے کی گئی وہ درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

اس بہشتی کی اجرت اور مزدوری مروّج دینی چاہیے، (۲) اور وضو ونماز ہوگئی۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۵۹)

نماز پڑھتے ہوئے اگر ہاتھ کپڑوں کے اندر ہوں تو نماز ہوتی ہے، یا نہیں:

سوال: نماز کے وقت اگر ہاتھ کپڑے کے اندر ہیں تو نماز ہوتی ہے، یا نہیں؟

الجواب

نماز درست ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۳۹)

---

(۱) اس لئے کہ یہ زمین ہی کے حکم میں ہے۔ محمل کے متعلق فقہاء لکھتے ہیں:

لاتجوز الصلاة عليها إذا كانت واقفة إلا أن تكون عيدان المحمل على الأرض بأن ركز تحته خشبة. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الوتر و النوافل: ۱/ ۹۸، مكتبة زكريا، ديوبند، انيس)

وهٰذا لو بحيث يبقى قرار المحمل على الأرض إلخ فيصير بمنزلة الأرض فتصح الفريضة فيه قائماً. (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب: في الصلاة على الدابة: ۲/ ۴۸۹، دار الكتب العلمية، انيس)

(۲) عن عبد اللّٰه بن عمر قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم: "أعطوا الأجير أجرًا قبل أن يجف عرقه". {رواه ابن ماجة} (مشكوة، كتاب البيوع، باب الإجارة، ص: ۲۵۸، ماذن پبليكيشنز، ظفير)

(۳) ورفع يديه إلخ ماساً بإبهاميه شحمتي أذنيه والمراد بالمحاذاة. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة: ۱/ ۷۴، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)

ووفق بينهما وبين روايات الرفع إلى المنكبين بأن الثاني إذا كانت اليدان في الثياب للبرد كما قاله الطحاوي، إلخ. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: في حديث "الأذان جزم: ۲/ ۱۸۲، دار الكتب العلمية، انيس)

کیا باجماعت نماز میں ہر مقتدی کے بدلے ایک گنا ثواب ملتا ہے:

سوال: کیا باجماعت کی صورت میں ہر مقتدی کے بدلے بھی ایک گنا ثواب بڑھتا ہے، مثلاً اگر مقتدیوں کی تعداد ۲۰ ہو تو کیا ہر نمازی کا ثواب بھی ۲۰ رگنا ہو جائے گا؟ اس طرح اس جماعت میں مسواک کے ساتھ وضو سے کل ثواب یعنی ۸۵۰۰ رگنا ہو جائے گا۔

الجواب

جماعت جتنی زیادہ ہو، اتنی ہی افضل ہے اور افضل ہونے کا مطلب یہی ہے کہ اتنا ثواب بھی زیادہ ہے؛ مگر جو حساب آپ لگا رہے ہیں، یہ کسی حدیث میں نظر سے نہیں گزرا۔ (۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۴۱۸/۳)

چوغہ و عمامہ میں نماز ہوتی ہے، یا نہیں:

سوال: امام کہ لباس شرعی مثل چوغہ وازار ورداء و عمامہ را پوشیدہ امامت می سازد ولیکن پوشیدن این لباس اورا ناخوش است، آیا نماز جائز می شود، یا نہ؟ (۲)

الجواب

نماز ادا می شود۔ (۳) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴۵/۴)

سنت، یا تراویح میں قعدہ اخیرہ چھوڑنے کا حکم:

سوال: اگر سنت مؤکدہ کے قعدۂ اخیرہ کو فراموش کرکے پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو یہ سنتیں مؤکدہ متبدل بنفل ہو جاویں گی، یا نہ؟ جیسا کہ فرائض میں اگر قعدۂ اخیرہ بھول کر ایک رکعت اور پڑھ لی تو فرائض مبدل بنفل ہو جاتے ہیں اور اعادۂ نماز ضروری ہوگا، یا مثلاً کسی نے دو تراویح میں قعدۂ اخیرہ نہ کیا؛ بلکہ بھول سے تیسری رکعت ملالی، بعد کو یاد آیا اور چوتھی رکعت پڑھ کر سجدۂ سہو کیا تو اب یہ دو رکعت تراویح مبدل بنفل ہو جاویں گی اور ان کا اعادہ ہوگا، یا نہ؟ مع حوالۂ کتب فقہ ارقام ہو۔

---

(۱) وفي المضمرات: أنه مكتوب في التوارة صفة أمة محمد و جماعتهم وأنه بكل رجل في صفو فهم تزاد في صلاتهم صلاة يعني إذا كانوا ألف رجل يكتب لكل رجل ألف صلاة. (البحر الرائق: ٣٦٧/١، طبع بيروت)

(۲) ترجمہ: ایسا امام جو شرعی لباس مثلاً چوغہ، ازار، چادر اور عمامہ پہن کر امامت کرتا ہے؛ مگر ایسا لباس اس کو پسند نہیں ہے تو کیا نماز ہوگی، یا نہیں؟ انیس

(۳) ترجمہ: نماز ہو جاتی ہے۔ انیس

الجواب

فی فتاویٰ قاضی خان (الجلد الأول، ص: ١١٥):

إذاصلى الإمام أربع ركعات بتسليمة واحدة ولم يقعد فى الثانية فى القياس تفسد صلاته وهوقول محمد وزفر رحمهما اللّٰه تعالىٰ ويلزمه قضاء هٰذه التسليمة وهورواية عن أبى حنيفة وفى الاستحسان وهوأظهرالروايتين عن أبى حنيفة وأبى يوسف لا تفسد وإذا لم تفسد اختلفوا فى قول أبى حنيفة وأبى يوسف أنها تنوب عن تسليمة أوتسليمتين. قال الفقيه أبو الليث: تنوب عن تسليمتين؛لأن الأربع لماجاز وجب أن ينوب عن تسليمتين كمن أوجب علىٰ نفسه أن يصلى أربع ركعات بتسليمتين فصلى أربعا بتسليمة واحدة ذكر فى الأمالى عن أبى يوسف أنه يجوز فكذا ههنا وكذا لوصلى الأربع قبل الظهر ولم يقعد علىٰ رأس الركعتين جاز استحسانا.(۱)

قلت: ويلزمه سجدتا السهو.

اس روایت سے معلوم ہوگیا کہ سنت مؤکدہ اور تراویح ہر دو صحیح ہوگئیں۔ واللہ اعلم

۲۱ رمضان ۱۳۲۵ھ (امداد: ۹۲/۱) (امداد الفتاویٰ جدید: ۴۴۹/۱-۴۵۰)

قبلہ سے کچھ منحرف مسجد میں پڑھی ہوئی نمازیں صحیح ہوئیں، یا نہیں:

سوال: ایک مسجد میں لوگ نماز پڑھا کرتے تھے، چند روز کے بعد معلوم ہوا کہ مسجد جانب قبلہ سے منحرف ہے، بعد تحقیق کچھ لوگ پہلی ہی طرح سے رخ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور بعض اس جانب سے ذرا مڑ کر پڑھتے ہیں۔ اب جو لوگ پہلی جانب کو پڑھتے ہیں، ان کو نماز کا اعادہ کرنا چاہیے، یا نہ؟ اور قبل تحقیق جو نمازیں پڑھی گئیں، ان کا اعادہ کرنا چاہیے، یا نہ؟ اور ٹیڑھی جانب کو اگر نماز پڑھتے رہیں تو نماز صحیح ہوگی، یا نہ؟

الجواب

پہلے رخ پر جو لوگ نماز پڑھتے ہیں، ان کی نماز صحیح ہے اور گذشتہ نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہے؛ کیوں کہ تھوڑے سے انحراف سے استقبال قبلہ میں کچھ فرق نہیں آتا اور قطب حساب بھی تحقیقی نہیں ہے، تقریبی ہے۔(۲) فقط

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴۶/۴)

---

(۱) فتاویٰ قاضی خان علی هامش الفتاویٰ الهندية، فصل فی السهو: ۲۳۹/۱-۲٤۰، دار الفكر بيروت، انيس

(۲) فللمكى، إلخ، إصابة عنها، إلخ، ولغيره أى لغير معاينها إصابة جهتها بأن يبقى شىء من سطح الوجه مسامتاً للكعبة، إلخ. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب شروط الصلوٰة: ۳۹۷/۱، ظفير)

شک کی وجہ سے اعادہ کی ضرورت نہیں:

سوال: اگر نماز کے سجدے میں ناواقفی سے دعا کی، پس جب معلوم ہوا کہ یہ جائز نہیں، اب اسے شک ہوا کہ یہ دعا کلام الناس تھی، یا نہیں؟ پس اعادہ واجب ہے، یا نہیں؟

الجواب

شک میں اعادہ کی ضرورت نہیں ہے، اگر اعادہ کرلیوے تو اچھا ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۰۹/۴)

سجدۂ سہو محض شک کی وجہ سے کیا تو نماز ہوگی، یا نہیں:

سوال: سجدۂ سہو بلاسبب وجوب اگر کوئی شخص محض شک کی بنا پر کرے تو وہ نماز صحیح ہوگی، یا نہیں؟

الجواب

بلا وجوب سجدۂ سہو محض شک اور شبہ کی وجہ سے سجدہ سہو نہ کرنا چاہیے اور اگر اتفاق سے غلطی سے ایسا کرلیا تو نماز ہوجاوے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہے اور آئندہ ایسے شبہ اور شک میں سجدۂ سہو نہ کرنا چاہیے،(۲) البتہ اگر ظن غالب ترکِ واجب کا ہو تو سجدۂ سہو حسب معمول بعد یک سلام کرے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۵۲/۴-۵۳)

وسوسے کی وجہ سے نیت توڑنا مناسب نہیں:

سوال: زید کو نماز میں شک ہوا کہ میرا کپڑا پاک نہیں، اسی وقت نماز چھوڑ کر از سرِ نو کپڑے بدل کر اور چونکہ بیمار تھا؛ اس لیے از سرِ نو تیمّم کرکے نماز پڑھنا شروع کیا، پھر نماز میں اس کو اپنے تیمّم کی عدم درستگی، یا تقاطر بول، یا عدم طہارت کا شبہ، یا وسوسہ پیدا ہوا، اس کا مزاج شکی ہے اور اس کو اکثر وسوسہ اور شبہات ہوا کرتے ہیں؛ لیکن دوبارہ شبہ ہونے پر بوجہ ہنسنے لوگوں کے اس نے بلاقرأت وتکبیر وتسبیح والتحیات ودرود کے نماز تمام کی اور قیام وقعود وغیرہ سے قیام صلوٰۃ وقعود صلوٰۃ کی نیت نہیں کی اور دو رکعت سنت کی جگہ پر بھی اسی طرح بلا نیت وبدونِ قراءت وغیرہ کے صرف قیام وقعود وغیرہ کرلیا، بعد کو وہ اپنے اس فعل پر سخت نادم وپشیمان ہوا اور توبہ کی اور اس نماز کا اعادہ کرلیا تو وہ گنہ گار رہوگا، یا نہ؟

---

(۱) اليقين لايزول بالشك.(لأشباه والنظائر ،القاعدة الثالثة،ص:٤٧ ،مكتبة بيروت،انيس

(۲) ولوظن الإمام السهو فسجد له فتابعه فبان أن لاسهو فالأشبه الفساد.(الدر المختار)(كتاب الصلاة،باب الإمامة: ٨٧/١ ،مكتبة زكريا ديوبند،انيس)

وفي الفيض:وقيل لاتفسد،وبه يفتى.(ردالمحتار ،كتاب الصلاة،باب الإمامة،قبيل باب الاستخلاف :٣٥٠/٢، مكتبة زكريا ديوبند،انيس)

جب مسبوق کی نماز فاسد نہیں ہوئی تو اور دوسرے کی نماز بدرجۂ اولیٰ فاسد نہیں ہوگی۔ ظفیر

الجواب ______________________

ایسے وساوس اور شکوک سے نماز میں کچھ خلل نہیں آتا، زید کو نماز پوری کر لینی چاہیے تھی۔(۱) یہ اس کی جہل اور ناواقفیت کی وجہ سے ہوا کہ قراءۃ وغیرہ چھوڑ کر نماز کو فاسد کیا۔ بہر حال جب اس نماز کا اعادہ کر لیا تو نماز ہوگئی اور چونکہ اس نے غلطی سے نماز کو فاسد کیا اور قرأت وغیرہ چھوڑی اور پھر نماز کا اعادہ کر لیا؛ اس لیے جو کچھ گناہ ہوا تھا وہ معاف ہوگیا، آئندہ ایسا نہ کرے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۱۱۶-۱۱۷)

وسوسے کا علاج:

سوال: اگر کسی شخص کے مزاج میں شکوک اور وساوس کثرت سے پیدا ہوں تو اس کے دفعیہ کی کونسی صورت ہے؟

الجواب ______________________

وساوس وشکوک واوہام کے دفعیہ کی یہی صورت ہے کہ اس کو وسوسہ شیطانی سمجھ کر اس کی طرف التفات نہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے اور نماز پوری کرے، احادیث میں اس کا یہی علاج وارد ہوا ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۱۱۷)

حالت نماز میں دنیاوی خیالات سے نماز فاسد نہیں ہوتی:

سوال: نماز میں دنیوی خیالات اور وساوس کے پیدا ہونے سے نماز درست ہوتی ہے، یا نہ؟

الجواب ______________________

نماز میں خیالات آجانے سے نماز میں فساد نہیں ہوتا حتی الوسع وسوسوں اور خیالات کو دفع کریں۔(۴) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۵۵-۵۶)

---

(۱) اليقين لا يزول بالشک.(الأشباه و النظائر ،القاعدة الثالثة،ص: ٤٧ ،مكتبة بيروت،انيس)

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أن الله تجاوزعن أمتي ما وسوست به صدرها،ما تعمل به أو تتكلم.(مشكوة المصابيح، كتاب الايمان،باب في الوسوسة: ١٩/١ ،قديمي،انيس)

(۲) عن ابن أبي سعيد الأنصاري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: الندم التوبة التائب من الذنب كمن لا ذنب له.(المعجم الطبراني: ٣٠٦/٢٢ ،مكتبة الشاملة،انيس)

(۳) عن القاسم بن محمد أن رجلا سأله فقال: إني أهم في صلاتي فيكثر ذلک علي؟فقال له:أمض في صلاتک فإنه لن يذهب ذلک عنک حتی تنصرف و أنت تقول ما أتممت صلاتي.{رواه مالک}(مشكوة، كتاب الصلاة، باب في الوسوسة،الفصل الثالث،ص: ١٩ ،ظفير)

(۴) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:"إن الله تجاوزعن أمتي ما وسوست به صدرها ما لم تعمل به أو تتكلم" متفق عليه.(مشكوة،باب الوسوسة،الفصل الأول،ص: ١٨ ،ظفير)

نماز میں اگر بھولی بسری باتیں یاد آئیں تو نماز ہوگی، یا نہیں:

سوال: جو لوگ نماز میں بظاہر مصروف ہوں اور خیالات پریشان ان کو بازاروں اور عدالتوں میں لے جاتے ہوں اور کل بھولی باتیں ان کو نماز میں یاد پڑتی ہوں تو یہ نماز باطل ہے، یا نہیں؟

الجواب

نماز فاسد و باطل نہیں ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/ ۳۷)

اگر خود یقین ہو کہ میں نے رکعات پوری کی ہے اور دوسرے کم کہیں، تو کیا کرے:

سوال: ایک شخص کو یقین ہے کہ میں نے چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا ہے؛ لیکن ایک دو آدمی کہتے ہیں کہ تم نے تین رکعت پر سلام پھیرا ہے تو وہ نماز لوٹاوے، یا اپنے یقین پر رہے؟

الجواب

اس کی نماز صحیح ہے اور اپنے ہی یقین پر اکتفا کرنا کافی ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/ ۴۰۱-۴۰۲)

اگر دوران نماز دل میں برے خیالات آئیں تو کیا نماز پڑھنا چھوڑ دیں:

سوال: محترم: میں جب بھی نماز پڑھنے مسجد میں جاتا ہوں تو نماز کے دوران طرح طرح کے دنیاوی خیالات ذہن میں آتے ہیں، اور بعض اوقات تو ایسے گندے گندے خیالات ذہن میں آتے ہیں کہ پھر دل یہ کہتا ہے کہ اب نماز نہیں پڑھوں گا؛ کیوں کہ اس طرح تو ثواب کے بجائے اور گناہ ہوگا۔ لہٰذا آپ بتائیں کہ اگر نماز کے دوران برے خیالات آئیں تو نماز ہوگی، یا نہیں؟

---

(۱) عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إن الله تجاوزعن أمتي ما وسوست به صدرها ما لم تعمل به أوتتكلم" متفق عليه. (الصحيح لمسلم، كتاب الايمان، باب بيان لمجاوز الله ون حديث النفس: ۱/ ۷۸، قديمي، انيس)

أبي العلاء أن عثمان بن أبي العاص أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله! إن الشيطان قدحال بيني وبين صلٰوتي وقراء تي يلبسها عليّ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ذاك شيطان يقال له خنزب فإذا أحسسته فتعوذ بالله منه واتفل علٰى يسارك ثلثاً، ففعلت ذلك فأذهبه الله عني - رواه مسلم. (كتاب السلام، باب التعوذ من شيطان الوسوسة فى الصلاة: ۲/ ۲۲٤، قديمي، انيس)

(۲) ولو اختلف الإمام والقوم فلو الإمام علٰى يقين لم يعد. (الدر المختار علٰى هامش رد المحتار، باب سجود السهو: ۱/ ۷۰۷، ظفير) (كتاب الصلاة: ۲/ ٥٦٣، مكتبة زكريا، ديوبند، انيس)

الجواب

نماز میں ازخود خیالات کا لانا برا ہے، بغیر اختیار کے ان کا آجانا برا نہیں؛ بلکہ خیالات آئیں اور آپ نماز کی طرف متوجہ رہنے کی کوشش کریں اور دھیان نماز کی سورتوں اور دعاؤں پر جمانے کی کوشش کریں تو آپ کو مجاہدے کا ثواب ملے گا، لہٰذا نماز میں خیالات آنے سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، ورنہ شیطان خوش ہوگا۔

حدیث میں آتا ہے کہ شیطان نماز میں تو وسوسے ڈالتا رہتا ہے اور نماز کے بعد کہتا ہے: تو نے کیا نماز پڑھی؟ ایسی نماز سے تو نہ پڑھنا بہتر ہے، ایسی نماز بھلا کیا قبول ہوگی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ ایسا وسوسہ ڈالے تو اس سے کہہ دیا کرو کہ میرا معاملہ تیرے ساتھ نہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ (۱) جس مالک نے مجھے اپنے دربار میں سر جھکانے کی توفیق دی ہے، وہ اپنی رحمت سے دل جھکانے کی توفیق بھی دے گا اور اسے قبول بھی فرمائے گا، مردود! تو خود ملعون اور رحمت خداوند سے مایوس ہے، مجھے بھی رحمت سے مایوس کر کے اپنے ساتھ ملانا چاہتا ہے۔

اس لیے آپ کا سوال کہ خیالات آنے سے نماز ہوگی، یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہوگی اور ان شاء اللہ بالکل صحیح ہوگی، خواہ لاکھ وسوسے آئیں۔ (مگر خیالات خود نہ لائے، جائیں) (۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۵۶۲/۳)

نماز میں قصداً پیر ومرشد کا تصور جائز نہیں:

سوال: ایک صاحب کا کہنا ہے کہ نماز پڑھتے وقت اپنے پیر ومرشد کا تصور کرنا چاہیے تو کیا یہ صحیح ہے؟

---

(۱) عن القاسم بن محمد: أن رجلاً سأله فقال: إني أهم في صلاتي فيكثر ذالك علي، فقال له: أمض في صلاتك فإنه لن يذهب ذلك عنك حتى تنصرف وأنت تقول. ما أتممت صلاتي. {رواه مالك}(مشكوة، كتاب الإيمان، باب في الوسوسة، الفصل الثالث، ص: ۱۹، انيس)

وفي المرقاة: فقال له امض في صلاتك سواء كانت الوسوسة خارج الصلاة أو داخلها ولا تلتفت إلى موانعها فإنه لن يذهب ذلك عنك حتى تنصرف أي تفرغ من الصلاة وأنت تقول للشيطان: صدقت ما أتممت صلوتي لكن ما أقبل قولك ولا أتمها أرغامالك ونقضا لما أردته مني وهذا أصل عظيم لدفع الوساوس وقمع هو أجس الشيطان في سائر الطاعات. (مرقاة المفاتيح، كتاب الإيمان، باب في الوسوسة، الفصل الثالث: ۱۴۵/۱، المكتبة أشرفية، انيس)

(۲) وعن القاسم بن محمد أن رجلاً سأله فقال: إني أهم في صلوتي فيكثر ذلك علي فقال له، إمض في صلوتك فإنه لن يذهب ذلك عنك حتى تنصرف وأنت تقول) للشيطان صدقت (ما أتممت صلوتي) لكن ما أقبل قولك ولا أتمها ارغاماً لك ونقضا لما أردته مني وهذا أصل عظيم لدفع الوساوس وقمع هوأجس الشيطان في سائر الطاعات والحاصل: أن الخلاص من الشيطان إنما هوبعون الرحمن والإعتصام بظواهر الشريعة وعدم الالتفات إلى الخطرات والوساوس الذميمة ولاحول ولا قوة إلا باالله العلي العظيم. (مشكوة المصابيح، كتاب الإيمان، باب الوسوسة، الفصل الثالث: ۱۴۵/۱، المكتبة الأشرفية، انيس)

الجواب

نماز میں پیرومرشد کا قصداً تصور کرنا جائز نہیں، نماز میں صرف خدا تعالیٰ کا تصور کرنا چاہیے۔ (۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۵۶۴/۳)

نماز میں بچہ وغیرہ کا تصور اچھا نہیں:

سوال (۱) نماز میں پسر کا تصور کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

(۲) کسی دنیاوی چیز کا خیال کرنا کیسا ہے؟

قصداً لڑکے کا تصور کرنا کیسا ہے:

سوال (۳) تکبیر تحریمہ کے بعد قصداً پسر کا خیال کیا جائے، یا نہیں؟

الجواب

(۱-۲) نماز میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی تصور اور کسی کا خیال قصداً نہ کرنا چاہیے۔ (۲)

(۳) نہیں چاہیے۔ (۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۰۳/۴)

نماز اور تلاوت قرآن میں آنے والے وساوس پر توجہ نہ دیں:

سوال: میں جب بھی نماز کے لیے کھڑی ہوتی ہوں اور نیت باندھ لیتی ہوں تو طرح طرح کے وسوسے اور خیالات آنے شروع ہو جاتے ہیں، یہی کیفیت قرآن شریف پڑھتے وقت بھی ہوتی ہے، کوئی حل بتائیں؟

الجواب

وہ خیالات آپ کے ذہن میں پہلے سے موجود ہوتے ہیں، نماز اور قرآن ایک روشنی ہے، اس روشنی میں وہ نظر آنے لگتے ہیں اور جب یہ لائٹ بجھ جاتی ہے تو وہ خیالات بھی گم ہو جاتے ہیں، آپ نماز اور قرأت کی طرف متوجہ رہا کریں، ان خیالات کی کوئی پرواہ نہ کریں، آپ کو نماز کا پورا ثواب ملے گا، اگر توجہ ہٹ جائے تو پھر جوڑ لیا کریں۔ (۴)

(آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۵۶۴/۳)

---

(۱) فا لأصل فيه (أى فى الاستجاب) أنه ينبغي للمصلى أن يخشع فى صلاته (وبعد أسطر) ولا يتشاغل بشىء غير صلاته، إلخ. (البدائع الصنائع: ۲۱۵/۱)

(۲) ﴿أن المساجد لله فلا تدعوا مع الله أحدًا﴾ (سورة الجن: ۱، ظفير)

(۳) وفى الفتاوى: ولو تفكر فى صلاته فتذكر حديثًا أو شعرًا أو خطبة أو مسئلة يكره ولا تفسد صلاته، هكذا فى السراج الوهاج. (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الصلاة، (الباب السابع) فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۱۰۰/۱، مكتبة زكريا، انيس)

(۴) عن أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن الله تجاوز ==

نماز میں آنے والے وساوس کا علاج:

سوال: میں جب بھی نماز پڑھنا شروع کرتا ہوں تو ذہن میں بہت برے خیالات آتے ہیں، ان کی تصویر میرے بالکل سامنے ہو، بہت کوشش کرتا ہوں کہ یہ خیالات نہ آئیں؛ لیکن بہت مجبور ہوں اور ساتھ ہی اگر کوئی شور وشرابہ ہوتو نماز میں بھول جاتا ہوں، کیا میری نماز ہو جاتی ہے، یا کہ نہیں؟ اور اس کا کوئی روحانی حل فرمائیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

نماز شروع کرنے سے پہلے چند لمحے یہ تصور کرلیا کریں کہ میری بارگاہ رب العزت میں پیشی ہو رہی ہے، اگر جج کے سامنے کسی شخص کے قاتل ہونے، یا نہ ہونے کی پیشی ہو رہی ہوتو ظاہر بات ہے کا اس کو خیالات نہیں آئیں گے، پس آپ یہ تصور کرکے کہ میں سب سے بڑے احکم الحاکمین کے سامنے پیش ہو رہا ہوں اور میرے لیے حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے فیصلہ ہونے والا ہے، اس کی پابندی کریں گے تو ان شاء اللہ آپ کو وساوس اور خیالات سے نجات مل جائے گی۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۵۶۵/۳)

غیر اختیاری برے خیالات کی پرواہ نہ کریں:

سوال: میرے ذہن میں اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف کلمات آتے ہیں، میں اس سلسلے میں بہت پریشان ہوں، دن کے دوسرے اوقات میں کم جبکہ نماز اور قرآن کی تلاوت کے دوران زیادہ آتے ہیں، میں بہت توبہ کرتی ہوں، استغفار پڑھتی ہوں، اکثر اس بری عادت پر قابو پالیتی ہوں؛ مگر پھر سے برے خیالات آنے لگتے ہیں۔ آپ برائے مہربانی مجھے اس پریشانی سے چھٹکارا دلانے کے لیے کوئی تدبیر کریں اور مجھے کوئی حل بتائیں، میں روز روز پتا نہیں، کتنی گناہگار ہوتی ہوں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

غیر اختیاری خیالات پر نہ گناہ ہے، نہ مواخذہ، نہ ایمان میں کوئی نقص؛ اس لیے پریشانی ہونے کی ضرورت نہیں،

== عن أمتي عما حدثت به أنفسها مالم تعمل أو تتكلم به،إلخ.(الصحيح لمسلم، كتاب الإيمان، باب بيان تجاوز الله عن حديث النفس: ۷۸/۱، طبع قديمي كتب خانة)

عن القاسم بن محمد أن رجلاً سأله فقال إني أهم في صلٰوتي فيكثر ذلك علي، فقال له: إمض في صلٰوتك فإنه لن يذهب ذلك عنك حتٰى تنصرف وأنت تقول ما أتممت صلٰوتي. لكن ما أقبل قولك ولا أتمها ارغا ما لك ونقضًا لما أردته مني وهٰذا أصل عظيم لدفع الوساوس وقمع هوأجس الشيطان في سائر الطاعات. (مرقات المفاتيح شرح مشكٰوة المصابيح، كتاب الإيمان باب في الوسوسة، الفصل الثالث: ۱۴۵/۱، المكتبة الأشرفية، انيس)

نہ ان کے آنے سے پریشان ہوں، نہ ان کے ہٹانے کی فکر کریں، یوں سمجھے کہ کتا بھونک رہا ہے، بھونکنے دیں، ان شاء اللہ خود دفع ہو جائے گا۔(۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۵۶۵/۳) ☆

نماز کے دروان ''لاحول'' پڑھنا:

سوال: نماز کے دوران شیطان کو دور کرنے کے لئے لاحول پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب

نماز میں جواذ کار مقرر ہیں، ان ہی کو پڑھنا چاہیے، ''لاحول'' کے بجائے نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے، اس کی طرف توجہ رکھی جائے، شیطان خود ہی دفع ہو جائے گا۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۵۶۰/۳)

دوران نماز وساوس کو دور کرنے کے لیے ''لاحول ولاقوۃ، الخ'' پڑھنا:

سوال: میں پانچوں وقت نماز پابندی سے پڑھتا ہوں، مجھے نماز میں کوئی شیطانی وسوسہ آتا ہے تو میں جماعت سے نماز پڑھتا ہوا " **لاحول و لا قوۃ إلا باللّٰہ**'' پڑھتا ہوں، کیا نماز پڑھتے ہوئے لاحول پڑھنا جائز ہے؟

الجواب

پڑھنا تو جائز ہے؛(۲) مگر وساوس کا اصل علاج یہ ہے کہ ان کی طرف التفات ہی نہ کیا جائے، نماز کی طرف توجہ پھیر لی جائے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۵۶۱/۳)

نماز سے فراغت کے بعد وضو میں شک کا حکم:

سوال: اگر کسی شخص کو نماز کے بعد شک ہوا کہ میرا وضو تھا، یا نہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟ نماز ہو گئی، یا اعادہ کرے؟ بینوا توجروا۔

(۱) عن أبي هريرة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: إن اللّٰہ تجاوز عن أمتي ما وسوست به صدرها ما لم تعمل به أو تتکلم. {متفق علیه}(مشکوۃ، کتاب الإیمان، باب في الوسوسة، ص: ۱۹)

☆ **نماز کے دوران ذہن میں خیالات چھا جائیں تو کیا کیا جائے:**

سوال: نماز پڑھتے وقت تو میں جسم کے کسی حصے کو اوپر نیچے نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی اوپر نیچے، ادھر اُدھر دیکھتا ہوں؛ لیکن اندرون ذہن خیالات چھائے رہتے ہیں، جس کے جھٹکنے کی کوشش بھی کرتا ہوں؛ لیکن پھر بھی آ جاتے ہیں؟

الجواب

اندورنی خیالات کی پروانہ کریں، البتہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوں تو چند سیکنڈ پہلے یہ تصور کر لیا کریں کہ میری پیشی اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہو رہی ہے اور میں یا تو معافی لے کر آ ؤں گا، یا مجرم بن کر۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل:۵۶۶/۳)

(۲) ولو وسوسه الشیطان فقال: لاحول ولا قوۃ إلا باللّٰہ العلي العظیم، إن کان ذلک في أمر الآخرۃ لا تفسد. (الفتاویٰ الهندیة، کتاب الصلاۃ (الباب السابع) فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، الفصل الأول: ۱۰۰/۱، مکتبة زکریا دیوبند، انیس)

الجواب ــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اس سے متعلق کوئی صریح جزئیہ نظر سے نہیں گذرا، **اليقين لايزول إلا باليقين** کا مقتضیٰ تو یہ ہے کہ اس کا وضو ثابت نہیں؛اس لیے نماز صحیح نہ ہو؛مگر نماز سے فراغت کے بعد اس کی نوعیت"**وقوع الشک فی أركان الصلوٰة بعد الفراغ**" جیسی ہوگئی، جو غیر معتبر ہے،اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نماز صحیح ہے،معہذا اعادہ احوط ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۶/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۹ھ (احسن الفتاویٰ:۳/۴۴۰)

مواضع غضب وعذاب میں ممانعت نماز اور اس کی حکمت:

سوال: کئی ایام سے ایک شبہ دل میں واقع ہو رہا ہے،اب تک بدستور ہے؛اس لیے عرض کر کے حل چاہتا ہوں،وہ یہ کہ بندہ چونکہ ضعیف و ناتواں ہے،ایک ضد سے تاثر کے وقت دوسری ضد کا تحمل نہیں کرسکتا؛مگر حق تعالیٰ چونکہ قادر مطلق ہیں،وہ متاثر و منفعل نہیں ہوتے، پھر مواضع غضب وعذاب میں جانے آنے، یا نماز پڑھنے سے نہی کیوں فرمائی گئی ہے ،چنانچہ اصحاب حجر کے متعلق ارشاد ہے:"**لاتدخلوا علی هٰؤ لاء القوم إلا أن تكونوا باكين فإن لم تكونوا باكين فلاتدخلوا عليهم أن يصيبكم مثل ما أصابهم**"(الحديث)(۱)اس کی حکمت ارشاد فرمائی جاوے؟

الجواب ــــــــــــــ

ایک توجیہ یہ خیال میں آئی تھی؛مگر اس احتمال پر کہ شاید کسی نے اس سے اچھی توجیہ لکھی ہو،کتابوں کا مطالعہ کیا، بحمداللہ تعالیٰ فتح الباری میں بتغییر الفاظ وہی توجیہ نکلی، جو خیال میں آئی تھی،اس میں شبہ مذکورہ فی السوال کا جواب بھی ہے؛اس لیے اس کو نقل کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔

فقال:وجه هٰذه الخشية أن البكاء يبعثه على التفكر والاعتبارفكأنه أمرهم بالتفكرفي أحوال توجب البكاء من تقدير اللّٰه تعالىٰ علىٰ أولئک بالكفرمع تمكينه لهم فى الأرض وأمها لهم مدة طويلة ثم ايقاع نقمته بهم وشدة عذابه وهوسبحانه مقلب القلوب فلا يأمن المؤمن أن تكون عاقبته إلىٰ مثل ذلک والتفكر أيضاً فى مقابلة أولئک نعمة اللّٰه بالكفر وإهمالهم أعمال عقولهم فيما يوجب الإيمان به والطاعة له فمن مرعليهم ولم يتفكر فيما يوجب البكاء اعتبارا بأحوالهم فقد شابههم فى الاهمال ودل علىٰ قساوة قلبه وعدم خشوعه فلا يأمن أن يجره ذلک إلى العمل بمثل أعمالهم فيصيبه ماأصابهم وبهٰذا يندفع اعتراض من قال كيف يصيب عذاب الظالمين من ليس بظالم؛لأنه بهٰذا التقرير لايأمن أن يصيرظالماً فيعذب بظلمه،اه.(فتح البارى،المجلد الأول،باب الصلاة فى مواضع الخسف والعذاب)(۲)

(۱) صحيح البخاری،باب قوله ولقد كذب أصحاب الحجر المرسلين،رقم الحديث:٤٧٠٩،انيس

(۲) كتاب الصلاة،ص:٦٩٨،مكتبة أشرفية ديوبند،انيس

میری توجیہ کے یہ الفاظ ہیں کہ جس طرح مواضع طاعت میں نور رہتا ہے اور نور حاصل ہوتا ہے طاعات پر، اسی طرح مواضع معصیت میں ظلمت ہوتی ہے اور وہ ظلمت حاصل ہوتی ہے معاصی پر تو ایسے مواضع سے تلبس سبب ہوسکتا ہے، قساوت وغفلت ومعصیت کا اور اس پر نزول عذاب مرتب ہوسکتا ہے اور بکا وخشیت اس اثر سے مانع ہوجاتا ہے، پس یہ اصابت متلبسین کو اپنے اعمال سے مسبب ہوگی، نہ کہ ان کے اعمال سے۔ **ولعل هٰذاالعنوان أسهل فكان في قوله عليه السلام أن يصيبكم مثل ما أصابهم دون أن يقول يصيبكم ما أصابهم، إشارة واضحة إلىٰ ذلك والله أعلم**

اشرف علی، ۶ رمحرم ۱۳۵۶ھ (النور ص ۸ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ (امداد الفتاویٰ جدید: ۱؍۴۴۵-۴۴۷)

رات میں قبلہ پوچھ کر نماز پڑھی، بعد میں معلوم ہوا کہ قبلہ غلط تھا تو یہ نماز ہوئی، یا نہیں:

سوال: شب کو زید نے اپنے ہمراہی سے قبلہ دریافت کرکے نماز ادا کی، کئی روز بعد معلوم ہوا کہ قبلہ غلط بتایا گیا تو وہ نماز ہوئی، یا نہیں؟

الجواب

نماز ہوگئی۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲؍۴۴)

قبلہ سے کچھ منحرف مسجد میں پڑھی ہوئی، نمازیں صحیح ہوئیں، یا نہیں:

سوال: ایک مسجد میں لوگ نماز پڑھا کرتے تھے، چند روز کے بعد معلوم ہوا کہ مسجد جانب قبلہ سے منحرف ہے، بعد تحقیق کچھ لوگ پہلی ہی طرح سے رخ کرکے نماز پڑھتے ہیں اور بعض اس جانب سے ذرا مڑ کر پڑھتے ہیں، اب جو لوگ پہلی جانب کو پڑھتے ہیں، ان کو نماز کا اعادہ کرنا چاہیے، یا نہ؟ اور قبل تحقیق جو نمازیں پڑھی گئیں، ان کا اعادہ کرنا چاہیے، یا نہ؟ اور ٹیڑھی جانب کو اگر نماز پڑھتے رہیں تو نماز صحیح ہوگی، یا نہ؟

الجواب

پہلے رخ پر جو لوگ نماز پڑھتے ہیں، ان کی نماز صحیح ہے اور گذشتہ نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہے؛ کیوں کہ تھوڑے سے انحراف سے استقبال قبلہ میں کچھ فرق نہیں آتا اور قطب حساب بھی تحقیقی نہیں ہے، تقریبی ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲؍۴۶)

---

(۱) ويتحرى وهو بذل المجهود لنيل المقصود عاجز عن معرفة القبلة فإن ظهر خطأه لم يعد لما مر. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب شروط الصلوٰة، واستقبال القبلة: ۱/ ۴۰۱، ظفير)

(۲) (فللمكي) مكي يعاين الكعبة (ولغيره) أي غير معانيها (إصابة جهتها) بأن يبقى شيء من سطح الوجه مسامتاً للكعبة، إلخ. (الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب شروط الصلاة: ۱/ ۴۲۸، دار الفكر بيروت، ظفير)